سلسلہ مطبوعات:

مسلم پرسنل لا

مزاج اور طریقۂ کار

یعنی

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اجلاس کے صدارتی خطبات کا مجموعہ

از

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

پہلا ایڈیشن

ربیع الاول ۱۴۳۱ھ - مارچ ۲۰۱۰ء

نام کتاب	:	مسلم پرسنل لا - مزاج اور طریقۂ کار
نام مصنف	:	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
صفحات	:	۵۶
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
کمپوزنگ	:	(حشمت علی) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
طباعت	:	کاکوری آفسیٹ پریس، لکھنؤ
قیمت	:	۲۵/روپئے

طابع وناشر

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

پوسٹ باکس نمبر ۱۱۹، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

فون نمبر:0522-2741539، فیکس نمبر:0522-2740806

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

ملی تشخص اور تحفظ شریعت کا مسئلہ ملت اسلامیہ کا سب سے اہم مسئلہ رہا ہے، عقائد وعبادات پھر مالی ذمہ داریاں اور عائلی معاملات میں جسے پرسنل لا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے صرف ماننا اور تسلیم کرنا ہی کافی نہیں، اگر ان کے سلسلہ میں کسی تبدیلی یا رکاوٹ، ترمیم یا اضافہ کی جاتی ہے تو کسی بھی صورت میں اور کسی بھی مصلحت سے مسلمان نہ ہی اجتماعی طور پر اور نہ انفرادی طور پر قبول کرسکتا ہے بلکہ اس صورت میں چین اور قرار سے اس کو ایک لمحہ بیٹھنا بھی منظور نہ ہوگا۔

ہندوستان میں جب ملت اسلامیہ کے سامنے یہ چیلنجز آئے تو ملت اسلامیہ اپنے تمام فروعی اختلافات اور مسلکی نظریات و رجحانات سے ہٹ کر متفقہ طور پر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئی، اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا قیام عمل میں آیا، جس کے پہلے صدر حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اور جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہما تھے۔

حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی دامت برکاتہم اس کے چوتھے صدر منتخب ہوئے، ان کے چار خطبات صدارت کا یہ مجموعہ ہے جو "مسلم پرسنل لا کا پیام" کے نام سے پیش کیا جارہا ہے۔

چونکہ بورڈ کے سولہویں اجلاس، حیدرآباد ۲۰۰۲ء میں وہ صدر منتخب ہوئے تھے اس

www.abulhasanalinadwi.org

لیے اس اجلاس کا خطبہ صدارت نہیں ہے، اس کے کچھ ہی مہینوں کے بعد مونگیر، بہار میں ستر ہواں اجلاس ہوا، پھر بھوپال، مدراس اور کلکتہ کے اجلاس ہوئے، ان اجلاسوں میں پیش کئے گئے یہ چار خطبات صدارت ہیں، جن کا مجموعہ اس کی افادیت کو بڑھائے گا، اور لوگوں کو حقیقت حال سے باخبر کرے گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

محمود حسن حسنی ندوی

۲۱ / ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

www.abulhasanalinadwi.org

خطبۂ صدارت

برائے سترہواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ

منعقدہ خانقاہ رحمانی، مونگیر (بہار)، بتاریخ یکم و۲/ مارچ ۲۰۰۳ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین
خاتم النبیین محمد وعلیٰ الہ وأصحابہ الغرالمیامین، وبعد!

حضرات! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ اجلاس اس کا سترہواں اجلاس ہے جو اس کے سولہویں اجلاس کے صرف آٹھ ماہ بعد منعقد ہو رہا ہے، بورڈ کے دو اجلاس اتنی قریبی مدت کے فرق سے عام حالات میں منعقد نہیں ہوتے، لیکن سولہواں اجلاس چونکہ صرف صدر کے انتخاب پر ہی مشتمل رہا تھا، اور بقیہ انتخابات کے لیے مقررہ مدت پوری ہونا ابھی باقی تھی، اس لیے بقیہ مدت پوری ہو جانے پر باقی رہ جانے والی کارروائی کے لیے اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت تھی جس کو اس اجلاس کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔

بورڈ کا یہ سترہواں اجلاس مونگیر کے اس تاریخی شہر میں منعقد ہو رہا ہے جس کو ایک صدی قبل اپنے وقت کے ایک بڑے عالم و مصلح مولانا سید محمد علی رحمانیؒ نے اپنے وقت کے دینی فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنا مرکز بنایا تھا، یہ فتنے قادیانیت اور عیسائیت کے فتنے تھے جنھوں نے مسلمانوں کے اس وقت کے حالات کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سر اٹھایا تھا، مولانا محمد علی رحمانیؒ کے اس شہر کو اپنا مرکز بلکہ اپنا وطن بنا لینے کی بناء پر ان کے نام کے ساتھ اس شہر کی نسبت مونگیری شامل ہوئی، اور وہ بعد میں مونگیری کے ہی لقب سے یاد کئے جاتے رہے، اس شہر کو بھی ان کے قیام و کام سے بڑا دینی فیض پہونچا، اور ان کے ذریعہ سے دین وملت کی بڑی خدمت ہوئی، پھر ان کی فیض رسانی کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا جس کا بڑا سہرا ان کے نامور جانشین اور فرزند حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کے سر بندھا، ان کا بھی علمی و دینی خصوصیات کے ساتھ ملی معاملات میں خدمت کرنے کا خاصا حصہ رہا، ان کو بہار واڑیسہ کے امیر شریعت کا منصب ملا۔ اور ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا مسلم

www.abulhasanalinadwi.org

پرسنل لا بورڈ کی تشکیل کے وقت ان کو اس کا جنرل سکریٹری منتخب کیا گیا جس کے تعلق سے انہوں نے صدر بورڈ مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، پھر مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی رفاقت اور ارکان بورڈ کی معاونت میں ملت اسلامیہ ہندیہ کی اہم خدمات انجام دیں، آج ان ہی کے شہر میں یہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے، اور ان کے موقر فرزند اس کے انتظام میں پیش پیش ہیں، یہ ایک ایسی مناسبت ہے جس کی رو سے مولانا مرحوم کی اور ان کے عظیم المرتبت والد کی روح ان شاء اللہ مسرور و شاداں ہوگی۔

حضرات! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ آج سے تیس سال قبل ایسے حالات میں تشکیل پایا تھا جن میں مسلمانوں کے لیے اپنے اسلامی عائلی قوانین پر عمل کرنے کے اختیار کو چیلنج کیا جا رہا تھا، اور یہ چیلنج ملک کی اکثریت کے بعض حلقوں کی طرف سے کیا جا رہا تھا، جو اگر کامیاب ہو جاتا اور عمل میں آجاتا تو اس ملک میں مسلمانوں کا اپنی اسلامی شریعت پر عمل کرنے کا راستہ مسدود ہو جاتا، اور اس کے نتیجہ میں مسلمان جب اپنے مذہبی احکام پر عمل کرنے سے محروم ہو جاتے تو ان کا اسلام سے ربط بھی قابل اعتبار نہ رہتا، اور یہ صورت مسلمانوں کے لیے گوارہ کرنے کے قابل نہ تھی۔ اس ملک کا دستور سیکولر رکھا گیا ہے جس سے ملک کے ہر مذہب والے کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کا حق دیا گیا ہے، مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے، اور اس کی بناء پر وہ اپنا حق طلب کر سکتے اور اس کے خلاف ہر چیلنج کو رد کر سکتے ہیں، مسلمانوں نے اپنے اسی حق کے تحفظ کے لیے اس بورڈ کی تشکیل کی، یہ ایک بہت مفید اور ضروری اقدام تھا، بورڈ اس ملک میں مسلمانوں کے مذہبی تشخص جیسے بنیادی مسئلہ کے لیے ان کا متحدہ پلیٹ فارم بنا، اور تحفظ شریعت کی راہ میں اس نے اہم خدمت انجام دی، اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے، بورڈ کی اہم کارکردگی کا موقع خاص طور پر اس وقت آیا جب بورڈ کی تشکیل کے ۱۲ سال بعد عائلی قوانین کے ایک معاملہ میں سپریم کورٹ نے شریعت اسلامی کے خلاف فیصلہ دیا۔ بورڈ نے اس کی تبدیلی کے لیے قانونی اور جمہوری طریقہ سے بھرپور کوشش کی، ایک طرف اس نے پورے ملک میں اس

www.abulhasanalinadwi.org

مسئلہ کی اہمیت واضح کرنے کے لیے مسلمانوں سے رابطہ پیدا کیا اور خطرہ سے آگاہ کیا، دوسری طرف ذمہ داران حکومت کو اسلامی شریعت کے تحفظ کو قائم رکھنے کی ضرورت بتائی، بالآخر ملک کی قانون ساز مجلس (پارلیمنٹ) سے اس مشکل کا حل حاصل کرالیا، اس کامیابی سے بورڈ کا وقار اور مقام بہت بڑھا، اور بورڈ کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی، اور مسلمانوں کو اپنے دینی معاملات میں بورڈ اپنا متحدہ اور اعلیٰ ملی نمائندہ ادارہ محسوس ہونے لگا جوان کے شریعت اسلامی کے معاملات میں حکومت اور ملک کے ذمہ داروں میں مناسب نمائندگی کرسکتا ہے، چنانچہ ایسے ہر موقع پر مسلمانوں کی نگاہیں بورڈ کی ہی طرف جاتی رہیں، اور اس طرح بورڈ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوگئی جس کو حسب ضرورت پورا کرنے کے لیے بورڈ کو بڑی سوجھ بوجھ کے ساتھ اور گروہی وانفرادی مفادات ومصلحتوں سے بلند ہوکر کام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، لہٰذا بورڈ کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ بورڈ انفرادی نیز جماعتی تفرقہ واختلاف سے بچتے ہوئے کوشش کرتا رہے، بورڈ کی قوت وطاقت اسی رویہ میں مضمر ہے۔ اس کے لیے بورڈ پر یہ بات بھی عائد ہوتی ہے کہ بورڈ جس مقصد کے لیے وجود میں آیا وہ اپنے کو بنیادی طور پر اسی کے ساتھ مربوط رکھے، اس کے علاوہ دیگر ثانوی اور ذیلی سطح کے معاملات میں اپنے کو زیادہ مشغول نہ کرے، اور اس امر کی گنجائش یوں بھی ہے کہ مسلمانوں کے ثانوی اور ذیلی معاملات کو علی العموم مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اختیار کرتی اور ان کے لیے کام کرتی ہیں، وہ امت کے مختلف مسائل کو علیحدہ علیحدہ یا کچھ حد تک مشترک طریقہ سے بھی انجام دینے کی کوشش کرتی ہیں، اس طرح بورڈ کو ان میں کم سے کم پڑنے کی سہولت حاصل ہے، لہٰذا وہ اپنے اصل کام اور اپنے اصل مقصد پر توجہ مرکوز رکھ سکتا ہے۔

بورڈ کا وہ اصل کام اور بنیادی ذمہ داری جس کے لیے اس نے اپنی تشکیل کے وقت اپنی جدوجہد کا سفر شروع کیا وہ ''اسلامی شریعت کا تحفظ'' ہے، جس کا ایک وقیع حصہ عائلی قوانین ہیں، تحفظ شریعت کا یہ کام بورڈ کے زیر عمل تاحال چلا آرہا ہے، درمیان درمیان میں بعض دیگر معاملات بھی اس کے زیر عمل آتے رہے، اور بورڈ نے ان میں بھی

www.abulhasanalinadwi.org

اپنا تعاون دیا، لیکن بورڈ کے سامنے بنیادی کام اور اصل ذمہ داری تحفظ شریعت کے ہی مختلف پہلو رہے ہیں۔

ا۔ تحفظ شریعت کے ان مختلف پہلوؤں میں ایک تو شریعت کو حکومت یا اکثریت کی دخل اندازی سے محفوظ رکھنا ہے، اس کے لیے جہاں قانون کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے تو قانون کا سہارا لینا ہے، چنانچہ پہلے بھی مختلف معاملات میں عدالت سے رجوع کیا گیا اور اب بھی کیا جاتا ہے۔

۲۔ اور اگر ذمہ داران حکومت کے ساتھ افہام وتفہیم کی ضرورت ہو تو اس ذریعہ کو اختیار کرنا بھی بورڈ کی ذمہ داری ہے جیسا کہ شاہ بانو کیس میں کیا گیا۔

۳۔ تحفظ شریعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمارے ہموطن غیروں کے ذہنوں میں شریعت اسلامی کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کیا جائے، اس کام کو دعوتی اور علمی انداز میں اور ذرائع ابلاغ کو مہارت وقابلیت کے ساتھ استعمال کرنے سے انجام دیا جا سکتا ہے، اور یہ کام ایسے ملک میں جہاں ہم غیروں کے بیچ میں رہتے ہیں اہم اور بنیادی کام ہے، اگر اس کا بھرپور طریقہ سے اور اخلاق ومحبت کے انداز سے کیا جائے تو مسلمانوں کے بہت سے وہ مسائل جو وطنی بنیاد پر الجھتے چلے گئے ہیں بڑی حد تک حل ہو سکتے ہیں۔

۴۔ تحفظ شریعت کا ایک اہم پہلو جو بڑا بنیادی اور اہم ہے وہ یہ ہے کہ خود مسلمانوں کی زندگی میں تحفظ شریعت ہو، کیونکہ یہ بات معقول اور مناسب نہیں ہے کہ ہم حکومت سے اور عدالت سے کہیں کہ ہماری شریعت میں تبدیلی یا مداخلت نہیں ہو سکتی اور ہم خود اپنے معاشرہ میں شریعت کو محفوظ وقائم نہ رکھیں، شادیوں کے موقعوں پر لڑکی والوں پر ایسا بوجھ ڈال دینا کہ اس کو اپنی استطاعت سے زیادہ سمجھنے کی وجہ سے لڑکی والے لڑکی کو بٹھائے رکھیں بری بات ہے، اس تاخیر سے اس کی عمر ڈھل جاتی ہے، یا لڑکی والے قرض بلکہ سودی قرض سے اس بوجھ کو اٹھا لیتے ہیں، اور خود اپنی معیشت اس قرض کی ادائیگی میں برباد کر لیتے ہیں، اس کے علاوہ خود شادی کے انعقاد پر بلند معیار کا مسرفانہ مظاہرہ لازم

www.abulhasanalinadwi.org

سمجھا جاتا ہے، وہ بھی طرفین کے لیے یا کم از کم ان میں سے ایک کے لیے بہت زیادہ زیر بار کردینے والا ہوتا ہے، مزید یہ کہ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں سے جو جہیز مطلوب ہوتا ہے وہ اگر ان کے مطلوبہ معیار سے نہیں ملتا تو وہ لڑکی کی جان کے ہی درپے ہوجاتے ہیں۔ لڑکی والوں پر جہیز اور دیگر مصارف کا بوجھ ڈال دینے سے شوہر کو بیوی گویا مفت یا بطور تحفہ کے مل جاتی ہے، لڑکی کی یہ بے قیمتی بعض وقت اس کے لیے بعد میں وبال جان بن جاتی ہے جب کہ اس کو شوہر ذرا سے عذر میں بآسانی چھوڑ دیتا ہے، لیکن اگر شادی میں بیوی کو لانے میں شوہر پر مناسب حال بوجھ پڑے جیسا کہ اسلام کا حکم ہے تو شوہر بیوی کو مفت کا تحفہ سمجھ کر آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا، لہٰذا ضرورت ہے کہ اصلاح معاشرہ کی مہم میں یہ بھی سمجھایا جائے کہ شادی کے اصل مصارف شوہر کے ذمہ ہیں، جس میں مہر کی اہمیت بنیادی ہے، جہیز اور دیگر اشیاء اگر دباؤ سے لی جارہی ہوں تو اسلامی نقطۂ نظر سے وہ مال حرام کے حکم میں ہیں۔

اس سلسلہ کی کوتاہیاں نہ صرف یہ کہ شریعت اسلامی کے خلاف ہیں بلکہ انسانی اخلاق وکردار کے بھی منافی ہیں، ضرورت ہے کہ اس کی اصلاح کے لیے زبردست مہم چلائی جائے، شریعت اسلامی کا تحفظ اس پہلو میں بھی کرنے کی ذمہ داری بورڈ پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے لیے بورڈ کے پروگرام میں اصلاح معاشرہ کا کام ہے، اس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

۵۔ تحفظ شریعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی عائلی زندگی میں جو نزاعات ابھرتے ہیں ان کے حل کے لیے ہم کو ان عدالتوں سے رجوع کم سے کم کرنا چاہیئے جہاں اسلامی عائلی قوانین سے واقفیت یا ان کی پسندیدگی نہیں ہے، کیونکہ ان سے ہمارے لیے مطلوبہ حل حاصل کرنا مشکل ہے، اور عدالتوں میں مقدمات کی کثرت کی وجہ سے فیصلہ آنے میں بہت تاخیر بھی ہوتی ہے، اس طرح کے امور کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ دارالقضاء قائم کیے جائیں، اور مسلمانوں کو اپنے شرعی نزاعات ان میں لے جانے کو کہا جائے، چنانچہ اس پر عمل ہوا، اور وہ جہاں بھی ہوا بہت مفید ثابت ہورہا ہے، اور دارالقضاء کا

www.abulhasanalinadwi.org

قیام قانونی طور پر صحیح بھی ہے کیونکہ قانونی طور پر برادریوں کے جھگڑے ان کی پنچایتوں کے ذریعہ خاصی حد تک حل کیے جاتے ہیں، اور قانون اس کی اجازت دیتا ہے، لہٰذا دارالقضاء کی حیثیت مسلمانوں کے لیے ایک طرح سے بلکہ قانون کی رو سے شرعی پنچایت کی بنتی ہے، لہٰذا یہ مسلمانوں کے عائلی جھگڑوں اور شرعی نزاعات کے حل کے لیے مفید اور مطابق شریعت حل ہے، چنانچہ ہمارے بورڈ نے اس حل کو مناسب سمجھا ہے، ضرورت ہے کہ دارالقضاؤں کا قیام وسیع اور کثیر طریقہ سے کیا جائے تاکہ ان تک پہنچنے اور ان سے مدد لینے میں مسلمانوں کو دشواری نہ ہو۔

تحفظ شریعت کے معاملہ میں اس طرح کے پہلوؤں پر اگر خاطر خواہ توجہ صرف کی جائے گی، نیز متعلقہ مسائل کے حل میں خود سے مدد ملے گی تو ایک طرف ہم کو شریعت کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنے کی کوئی بڑی ضرورت پیش نہیں آئے گی، دوسری طرف ہمارا مسلم معاشرہ ایک ستھرا اور مثالی معاشرہ بن سکے گا، نیز مسلمانوں کو آپس کی ہم آہنگی اور معاشرتی عافیت وسلامتی حاصل ہوگی، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ صورت حال ہمارے ہموطن اغیار کے لیے قابل تقلید بھی بن سکے گی، اور اس سے اسلام کے متعلق غیروں میں جو غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہوں گی، اور ان کو اسلام سے قریب کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

حضرات! بابری مسجد کا مسئلہ شروع میں صرف ایک قانونی مسئلہ تھا اس کے بارے میں مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے صرف ذمہ دار اور مسئلہ کی اہمیت سے صحیح واقف کار افراد ہی جانتے تھے، اس وقت قانونی کارروائی زیادہ مؤثر انداز میں ہو سکتی تھی، اور بلا فرقہ وارانہ تناؤ کے مسئلہ حل ہو جاتا یا کم از کم قابو میں لے آیا جاتا، لیکن یہ مسئلہ عوامی مسئلہ بن جانے کے بعد سیاسی اغراض رکھنے والوں کی دلچسپی کے دائرے میں داخل ہو گیا جس کی وجہ سے اس کے حل میں طوالت بھی ہو رہی ہے، اور اکثریتی فرقہ میں ان کے متعصب زدہ قائدین غلط فہمیاں پیدا کر کے ان میں مسلم دشمنی جذبات ابھارنے کا موقع پا رہے ہیں، اس طرح دونوں فرقوں کے درمیان تناؤ بڑھا اور جذبات ابھرے جو ملکی حالات کے سکون کو برباد کرنے کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں، اس کے تدارک کی طرف خاص

www.abulhasanalinadwi.org

طور پر ملک کے ذمہ داروں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے، فرقہ وارانہ ٹیشن وظلم جس کا اظہار ہندو متعصب تحریکات کی طرف سے خوب کیا گیا اور کیا جارہا ہے، وہ مسلمانوں کے لیے نقصان دہ جو ہے وہ تو ہے، لیکن وہ خود ہندو قوم کے مزاج کو بگاڑنے والا ہے، مزاج بگڑنے پر یہ ٹیشن اور ظلم خود ان کے گروپوں اور طبقوں کے درمیان بھی استعمال ہوگا، افسوس ہے کہ ملک کے قائدین صرف الیکشنی مصلحت سے اس بگاڑ کی مضرت کو نظرانداز کررہے ہیں، ان حالات میں ہمارے قائدین کو بھی بہت سوجھ بوجھ اور دوراندیشی کے رویہ پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے، چونکہ اس تناؤ سے نقصان ہم مسلمانوں کو زیادہ ہوسکتا ہے اس لیے فرقہ وارانہ تناؤ کو کم کرنے کی جو تدابیر ہمارے کرنے کی ہیں ان کی طرف توجہ ہمارے رہنماؤں کو خاص طور پر کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہم کو خصوصی دعاء بھی کرنا چاہئے کہ ملک کی ۲۰ کروڑ کی یہ آبادی ملک میں عزت وامن کے ساتھ اور اپنی ملی خصوصیات کے ساتھ رہ سکے، اور اپنی ذمہ داریوں کی اچھی ادائیگی کرسکے، اور شایان شان طریقہ سے اپنا مستقبل بناسکے۔

حضرات! اس ملک میں اگرچہ مسلمان اقلیت میں ہیں لیکن وہ اپنی ملی ضرورت کے وسائل اور اپنی ملی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خود کفیل ہیں، دینی اداروں کے لحاظ سے اور تعلیمی انتظامات کے لحاظ سے اور ملت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لحاظ سے وہ دوسروں کے دست نگر نہیں ہیں، اس صورت حال کو جاری رکھنے کے لیے ہمارے مدرسے اور تعلیمی و مذہبی ادارے قائم رہنا ضروری ہیں، ان کے خلاف جو مہم چلائی جارہی ہے وہ غلط فہمی پر یا بدنیتی پر مبنی ہے، اس کو افہام وتفہیم کے ذریعہ ہم کو تھامنا ہے۔ اور اس طرح ہم کو اس ملک میں اپنی خصوصیات وامتیازات کو قائم رکھنا ہے، اور اس کے لیے ضروری حکمت عملی اختیار کرتے رہنا ہے، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور توفیق دے، آمین۔

☆☆☆

خطبۂ صدارت

برائے ۱۸؍رواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ دارالعلوم تاج المساجد، بھوپال، بتاریخ ۲۹، ۳۰؍اپریل و یکم مئی ۲۰۰۵ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدالأنبیاء وامام المرسلین، محمدبن عبداللّٰہ الأمین، وعلیٰ اٰلہ وصحبہ أجمعین، ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الی یوم الدین، أمابعد!

محترم حضرات! میں آپ سب دوستوں اور اسلام اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ وبقاء کے لیے مخلصانہ جذبات کے حامل فرزندوں کو اس اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں، اس میں آپ ملت اسلامیہ ہندیہ کے عزت ووقار اور اس کی شریعت حقہ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے جذبہ کے ساتھ بلند مقصد کی تکمیل کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ہماری ملت اسلامیہ ہندیہ کو ملک کی دیگر اقلیتوں کے مقابلہ میں الحمد للہ یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک تو اپنی شریعت کے معاملہ میں خود کفیل ہے، اور دوسرے یہ کہ اس نے اپنی شریعت اسلامیہ میں خودکفیل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ملی تشخص کے بقاء کے لیے اپنا مشترکہ پلیٹ فارم بنا رکھا ہے، جس نے اس وقت تک ۳۳ سالہ مدت میں کئی اہم مشکلات کو حل کیا ہے، اور شریعت کے تحفظ کے مسئلہ کو قوت پہنچائی ہے۔

حضرات! ۳۳ سال کی مدت ایسی مدت ہوتی ہے کہ جس میں کسی بھی امت اور سوسائٹی میں دینی وملی ذمہ داریاں ایک نسل سے منتقل ہوکر دوسری نسل کے کاندھوں پر آجاتی ہیں یہ ایک لائق فکر وتوجہ معاملہ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں بعض وقت زندگی میں تبدیلیوں کی وجہ سے حالات میں خلل پڑ جاتا ہے، اور توجہات میں فرق بھی آجاتا ہے، لیکن ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جس جذبہ اور فکرمندی کے ساتھ ملت کی نصرت اور شریعت کے تحفظ کے لیے میدان عمل میں آیا تھا وہ اس میں اپنے اولین خدمت گاروں کے نقش قدم

www.abulhasanalinadwi.org

پر ہی چل رہا ہے۔ حالات کے فرق کے لحاظ سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس کے ارکان باوجود اپنے متنوع مسلکوں اور گروپوں کے نمائندے ہونے کے بورڈ کے مقصد اور لائحہ عمل پر متفق اور آپس میں تعاون کے ساتھ عمل پیرا ہیں، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آپسی تعاون کے طریقۂ کار پر کاربند ہیں، اور اگر کسی کو بورڈ کے ذمہ داروں اور عہدہ داروں کی کارکردگی پر کوئی کمی یا کمزوری محسوس ہوتی ہے تو وہ خیرخواہی کے جذبہ سے ذمہ داروں کو توجہ دلاتا ہے، اور ذمہ داروں کی طرف سے قابل توجہ پہلو کی طرف توجہ بھی کی جاتی ہے۔ الحمدللہ بورڈ کے ارکان وسعت قلبی اور تعاون سے کام لیتے ہیں، جس کو ذمہ داران بورڈ تشکر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

بورڈ کے باہر کے بعض لوگ بورڈ کی کارکردگی پر بعض وقت جو اعتراضات کرتے ہیں، وہ عموماً صحیح معلومات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اس کے باوجود بورڈ نے ان کو بھی اپنی توجہ سے باہر نہیں رکھا، اور ان میں سے جس بات سے کچھ فائدہ اٹھانے کی ضرورت محسوس کی فائدہ اٹھایا۔

حضرات! ملت اسلامیہ جن ملکوں میں اکثریت کی حیثیت رکھتی ہے وہاں ملت کے دانشوروں کو عوامی سطح پر کچھ بڑی ذمہ داری انجام دینے کی ضرورت نہیں پڑتی، لیکن جہاں ملت اقلیت میں ہوتی ہے، وہاں ان کو ملی اور مذہبی معاملات میں عوامی تعاون ومشارکت کے ذریعہ بڑی ذمہ داری انجام دینی ہوتی ہے، اور اس میں کوتاہی کرنے سے ملی سطح پر نقصان ہوتا ہے، اور اس ضرورت کے لیے اگر مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا جاتا ہے جیسا کہ ہماری ملت اسلامیہ نے کیا ہے تو یہ ملت کے لیے بڑی فال نیک بات ہوتی ہے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے کسی بھی اتحاد کے ارکان کے درمیان سوچنے اور نتیجہ نکالنے کے انداز الگ الگ ہو سکتے ہیں، کیونکہ ایسے اتحاد میں مختلف نقطہ ہائے نظر کے افراد اور مختلف جماعتوں کے نمائندے ہوتے ہیں، لیکن ملت کے مشترکہ مفاد کی خاطر ان کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ نقطۂ نظر کے اپنے اس اختلاف کو آپسی ٹکراؤ

www.abulhasanalinadwi.org

اور نقصان دہ اختلاف کی منزل تک نہ پہنچنے دیں۔ اس بات کے لیے دور اندیشی اور کچھ صبر و برداشت کا مزاج اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ انسان جیتی جاگتی مخلوق ہے، جمادات کی طرح نہیں ہے، انسان میں احساسات وجذبات کا فرق ہوتا ہے، لیکن انسان کی یہ خوبی ہے کہ اس فرق کے باوجود آپس میں اشتراک وتعاون کے ساتھ بلند مقصد کے لیے کام کرتا ہے، اور الحمدللہ ہمارے بورڈ کے ارکان بڑی حد تک اسی پر کاربند ہیں۔

حضرات! معاشرتی زندگی میں سب سے اہم مسئلہ جو لوگوں کے ذہنوں کو بہت زیادہ متوجہ کر رہا ہے وہ ازدواجی زندگی کے معاملات اور نسل انسانی کے سلسلہ میں جدید تمدنی خیالات ہیں، ازدواجی زندگی کے اصول وضوابط اور حقوق وفرائض کے سلسلہ میں اسلامی شریعت نے بہت محکم اور واضح ہدایات دی ہیں، ان ہدایات کے باوجود اگر کچھ معاملات پریشانی کا باعث بنتے ہیں تو وہ زیادہ تر شریعت کی ہدایات کو نظر انداز کرنے یا ان سے ناواقفیت کی بنا پر ہوتے ہیں، اور ماحول کے بگڑے ہوئے حالات میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے پیش آتے ہیں، اگر شریعت کی واضح ہدایات پر عمل کیا جائے تو یہ معاملات پیش نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے بیوی پر شوہر کے حقوق عائد کئے ہیں اور شوہر پر بیوی کے حقوق عائد کئے ہیں، ان حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جو مشکلات اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کی ذمہ داری شریعت پر نہیں ہے، وہ خود کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہی کا نتیجہ ہوتی ہیں، لہٰذا شریعت کے احکام میں کسی تغیر کی نہ ضرورت ہے اور نہ اس کا کوئی جواز ہے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم معلوم کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ شریعت اسلامی پروردگار عالم کی طرف سے ہے، اور وہ پوری طرح محکم اور ضرورت اور مصلحت انسانی کے مطابق ہے۔

طلاق کے سلسلہ میں جو باتیں کچھ دنوں سے کہی جانے لگی ہیں وہ شریعت کی رہنمائی کو نہ جاننے یا اس کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر کہی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد میں ان کے اندرون اور بیرون کے لحاظ سے جو فرق رکھا ہے اس فرق کے لحاظ سے احکام میں بھی فرق رکھا ہے، دونوں کے درمیان جو فرق ہے وہ فطری ہے، اس کو نظر انداز

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں کیا جاسکتا۔ مرد کو اس کی ذمہ داریوں کی بنا پر عورت کے مقابلہ میں سینئر کی حیثیت دی گئی ہے اور عورت کو جونیر کی۔ اسی فرق سے ان کے معاملات رکھے گئے ہیں۔ اس کو کسی کی برتری اور کمتری سمجھنا مناسب بات نہیں ہے، عزت و شرافت کے لحاظ سے دونوں کو یکساں حق دیا گیا ہے۔ ان کے معاملات کے فرق کے لحاظ سے اور انتظامی طور پر ان میں جو فرق رکھا گیا ہے، اس فرق کو نباہنا ضروری ہے۔

اور جہاں تک نسل انسانی کے بڑھنے سے معاشی بنیاد پر خوف کھانے کی بات ہے تو یہ اسلامی نقطۂ نظر کی رو سے غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا ہے "وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ" (سورہ بنی اسرائیل: ۳۱) کہ اپنے بچوں کو ختم نہ کرو فقر کے خوف کی وجہ سے، ہم ان کو بھی کھلاتے ہیں اور تم کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس لحاظ سے خاندانی منصوبہ بندی کی بات کرنا صحیح نہیں ہے، اور بورڈ کا مسلک یہی ہے جس پر سارے علماء دین متفق ہیں۔ کسی کی رائے اس میں اگر کچھ الگ ہے تو وہ اس کی ذاتی رائے ہے۔ البتہ شریعت میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ عورت کی صحت کے لحاظ سے اور زندگی کے خطرات محسوس کرنے پر مناسب طبی مصلحت کو اختیار کیا جاسکتا ہے، ایسی صورت حال میں کسی کو ضرورت ہو تو وہ معتبر اور ثقہ عالم دین یا دارالافتاء سے شریعت کی اجازت معلوم کر کے عمل کر سکتا ہے، لیکن اس کو کوئی عام طریقۂ کار نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

شریعت کے معاملہ میں شریعت کا حکم معلوم کر کے اسی کے مطابق عمل کرنا ہی مسلمان پر فرض ہے، تمدن، ترقی یا سماج میں پھیلے ہوئے رسوم و رواج کی بنیاد پر شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کو بدلا نہیں جاسکتا ہے، اور بورڈ کا مقصد شریعت کا تحفظ ہے نہ کہ اس میں کسی تغیر یا تبدیلی کا مسئلہ۔ اس لیے شریعت کے احکام کے سلسلہ میں بورڈ سے کسی نئی بات کا تقاضہ کرنا کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں ہے۔

حضرات! خواتین کے ساتھ مردوں کی طرف سے زیادتی کرنے کی جو بات کہی جاتی ہے، اور اس کے لیے بورڈ سے شریعت کے دائرہ میں بھی کچھ ردوبدل کرنے کی

www.abulhasanalinadwi.org

خواہش ظاہر کی جاتی ہے، اس کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رکھنے کی ہے کہ خواتین کے ساتھ زیادتی کو روکنے کے لیے خود اسلامی تعلیمات میں سخت ہدایات ہیں، جو لوگ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اس کا حل شریعت میں نہ کوئی تبدیلی کرنے میں ہے اور نہ اسلامی تعلیمات کے متعلق شک وشبہ کرنے میں ہے۔ اس کا حل مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کرنے میں ہے کہ اپنے معاشرتی مسائل میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

حضرات! بورڈ کے سلسلہ میں ایک یہ بات بھی عرض کرنا ہے کہ بورڈ نے اصلاً مسلمانوں کے بنیادی اور متفقہ معاملات ہی کو اپنا موضوع بنایا ہے، مسلمانوں کے مختلف مسالک اور گروپوں کے درمیان جو اختلافی پہلو ہیں بورڈ اپنے کو ان سے الگ رکھتے ہوئے ان کے معاملات ان مسلکوں کے ذمہ داروں پر ہی چھوڑتا ہے، ان میں وہ کسی کے حق میں فریق نہیں بننا چاہتا ہے، اور اسی میں بورڈ کی وحدت اور مشترک تعاون کا راز پوشیدہ ہے، بورڈ نے شریعت اسلامی کے بنیادی مسائل اور تحفظ شریعت کو ہی اپنا بنیادی مقصد بنایا ہے، اور اس تحفظ کے لیے بورڈ کے ذمہ داروں نے متعدد مشکل مسائل کے حل کی کوشش کی، اور کامیابی حاصل کی، اور اس سلسلہ میں ہمارے پیش رووں نے بڑی بلند ہمتی اور بڑی حکمت عملی کا ثبوت دیا، ان کی ان کامیاب کوششوں سے بورڈ کا وقار بڑھا۔ لیکن دنیا تغیر پذیر ہے، حالات کروٹ بھی لیتے ہیں، اور مسائل بھی نئے ابھرتے ہیں، اس سے بورڈ کو چوکنا اور ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ الحمد للہ بورڈ نے اس سلسلہ میں جن تدابیر کی ضرورت سمجھی، اور جن معاملات کو توجہ کا زیادہ طالب پایا ان کی فکر کی، لیکن بورڈ کے پاس میڈیا یا اپنا کوئی ذریعہ نہیں ہے، اس لیے بورڈ کی توجہ اور کارکردگی کی تفصیل اور وضاحت عام نہیں ہوسکی، اور کچھ لوگوں میں ناواقفیت کی بنا پر بورڈ کی کارکردگی میں کمزوری اور کوتاہی کا احساس پیدا ہوا۔ اب بورڈ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے ارکان اور ہمدردوں کے سامنے وقفہ وقفہ سے اپنی کوششوں اور کارکردگی سے واقفیت کرانے کا خبر رساں ذریعہ بھی اختیار کرے گا، انشاء اللہ اس سے وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی بدگمانیوں کا ازالہ ہوگا۔

www.abulhasanalinadwi.org

بورڈ کے پیش نظر مسلمانوں کے ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا جو اصل اور بنیادی کام ہے، وہ دو پہلو رکھتا ہے، ایک داخلی اور ایک خارجی۔ خارجی پہلو تو یہ ہے کہ باہر سے کسی حکومت، یا کسی عدالتی ادارہ یا اکثریت کی طرف سے اگر ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کو کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو اس کا مقابلہ کرے، لیکن یہ مقابلہ دستور کے دائرہ میں رہتے ہوئے اور جمہوری طریقۂ کار سے کیا جاتا ہے، اور الحمد للہ گذشتہ مدت میں اسی طریقۂ کار سے فائدہ حاصل ہوا اور متعدد اہم قانونی معاملات مناسب طریقہ سے حل ہوئے۔ اب قانونی سطح کے ایسے معاملات کو چیک کرنے کے لیے اور ان کی درستگی کے لیے مناسب طریقۂ کار تجویز کرنے کے لیے بورڈ نے باقاعدہ لیگل کمیٹی کی تشکیل بھی کردی ہے، جو حکومت وعدالت کے دائروں میں ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کو وقتاً فوقتاً اٹھنے والے خطرات کا جائزہ لیتی رہے، اور ضروری کارروائی کرے، اس کمیٹی کی اس طرح کی تشکیل تو ابھی قریبی مدت میں ہوئی ہے، لیکن اس کی اس تشکیل سے پہلے بھی اس کا کام کمیٹی ہی کے طرز پر مخلص قانون داں حضرات ہر موقع پر کرتے رہے ہیں، اور اب انشاء اللہ مزید باقاعدہ انداز میں کیا کریں گے۔

ملت کے تشخص اور شریعت کے تحفظ کا دوسرا پہلو داخلی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جس بات کا مطالبہ ہم دوسروں سے کرتے ہیں، اس کو ملت کے اندر بھی عمل میں آنا چاہئے، مسلمانوں کے معاشروں میں بہت سی ایسی رسمیں اور عادتیں اختیار کرلی گئی ہیں جن میں ایک طرف تو ایک دوسرے کے ساتھ ظلم وزیادتی کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں، جو زیادہ تر ازدواجی معاملات میں اور آپس کے حقوق کی صحیح ادائیگی میں پیش آتی ہیں، ان میں عام طور پر ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق پر ظلم وزیادتی کا عمل پایا جاتا ہے، مثلاً مہر کی عدم ادائیگی، کسی بات پر ناراض ہوکر بغیر شریعت کا حکم معلوم کئے طلاق میں جلدی، اور نکاح کے موقع پر بیجا اسراف، اور جہیز کے نام سے نامناسب بار ڈالنا، نیز بیوی کی طرف سے شوہر کے ساتھ شریعت کے بتائے طریقہ سے معاملہ نہ رکھنا اور من مانا طریقہ اختیار کرنا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ان ہی باتوں سے معاشرہ میں کشمکش اور ٹکراؤ کی صورت بنتی ہے جو معاشرتی لحاظ سے بھی غیر مناسب ہے، اور شریعت اسلامی کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے جو ایک طرف رب العالمین کی ناراضگی کا باعث ہے، اور دوسری طرف اس سے اسلام کی بدنامی ہوتی ہے اور مسلمانوں کی شبیہ غیروں میں خراب ہوتی ہے۔

بورڈ نے ان خامیوں کی اصلاح کے لیے پہلے ہی سے مہم چلانے کا پروگرام بنا رکھا ہے اور اب اس کو مزید مستحکم اور منظم کیا جا رہا ہے، اور اس کو ایک مرکزی کمیٹی کی نگرانی میں رکھا گیا ہے، اور اس کی علاقائی کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں، جو مسلم معاشرہ کے اندر اپنے دائرہ عمل کے لحاظ سے اصلاح کی ضرورت بتائیں اور لوگوں میں معاشرہ کے عیوب اور غیر شرعی طور وطریق کی خرابیاں اجاگر کریں، اور ان کی اصلاح کی تدابیر پر غور کریں، الحمد للہ اس کمیٹی نے اپنے دائرہ میں خاصا کام کیا ہے، اب مزید اضافہ کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔

اسی طرح مسلم معاشرہ میں شرعی معاملات کے سلسلہ میں جو نزاعات پیدا ہوتے رہتے ہیں، عام طور پر ان کے حل کے لیے حکومت کے عدالتی اداروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، جس میں شرعی بنیاد پر نتیجہ نکلنے کی امید کم ہوتی ہے، اس کے حل کے لیے بورڈ نے شرعی پنچایت کے طور پر دار القضاء کے ادارے جگہ جگہ قائم کرنے کو مفید سمجھا۔ یہ دار القضاء شرعی اصولوں کے مطابق نزاعات کو ختم کرنے کی تدابیر اختیار کرتے ہیں، اور نزاعات میں شریعت کی رو سے فیصلہ دیتے ہیں۔ یہ دار القضاء تا حال ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہوئے ہیں اور مزید قائم کیے جارہے ہیں، ان دار القضاؤں کو زیادہ توجہ سے اور غور وفکر کے ساتھ فیصلہ کرنا ہوتا ہے، اس لیے ان میں مشاق، تجربہ کار اور شریعت سے واقف عالم ہی کو قاضی بنایا جاتا ہے، اس کے ساتھ اس کی معاونت کے لیے علمی وانتظامی دونوں طرح کے حضرات متعین کیے جاتے ہیں، جگہ کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کام پر خاصے مصارف آتے ہیں، اس لیے دار القضاؤں کے قیام کی رفتار بہت تیز نہیں ہوسکی ہے۔ لیکن الحمد للہ یہ کام بتدریج ہو رہا ہے اور اس کے نتائج بھی بڑے اچھے سامنے آرہے ہیں، جو اس

www.abulhasanalinadwi.org

کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک ماڈل نکاح نامہ کا مسئلہ کئی سال سے بحث ومباحثہ کا موضوع بنا ہوا تھا، ماڈل نکاح نامہ کی بات یوں سامنے آئی تھی کہ نکاح کے تعلق سے بہت سے مسائل زوجین کے درمیان پیش آتے ہیں، ان میں پیش آنے والی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے ایک مناسب شکل کا نکاح نامہ بنانے کی تجویز بورڈ کے سامنے رکھی گئی، بورڈ نے اس کو قبول کرلیا تھا، لیکن اس کے مختلف پہلوؤں پر مختلف مشورے اور مختلف رائیں سامنے آئیں، اس لیے بورڈ نے نکاح نامہ تیار کرنے میں احتیاط کا رویہ اختیار کیا، اور غور وفکر کے بعد یہ طے کیا کہ اگر کوئی نمونہ تیار کرکے پیش کرنا ضروری ہی ہے تو اس کی تجویز میں صرف متفقہ پہلوؤں پر ہی زور دیا جائے، اور شریعت کے جو بنیادی احکام ہیں ان کو واضح کیا جائے، اور ان پر عمل کرنے کے لیے مناسب ہدایات شامل کرکے ایک نمونہ پیش کردیا جائے۔

ملک میں پہلے سے علاقائی طور پر الگ الگ نکاح نامے جاری ہیں، بورڈ کا یہ نمونہ کا نکاح نامہ ان سے ملتا جلتا اور مزید وضاحت کا ہے، اس لیے علی العموم قابل قبول ہوسکتا ہے، اور یہ ان پر لازمی بھی نہیں ہوگا۔ یہ صرف مثال کے طور پر ہے کہ اس کو جو چاہے اپنا سکتا ہے۔ باقی جو نزاعات نکاح کے کرنے اور نکاح کا تعلق ختم کرنے کے سلسلہ میں پیش آتے ہیں ان کے لیے قائم شدہ اور نئے قائم کئے جانے والے دار القضاؤں کی طرف رجوع مناسب ہوگا۔

رہا بابری مسجد کا مسئلہ تو وہ اولاً بورڈ کے اصل معاملات میں داخل نہیں تھا، اس کے لیے الگ سے متعدد کمیٹیاں کام کررہی تھیں، لیکن حالات کے خاص حد تک پہنچنے کے بعد وہ مسئلہ بورڈ کے ذمہ کردیا گیا، بورڈ اس کو تحریکی طریقہ کے بجائے عدالتی طریقہ سے حل کرنے کی بقدر استطاعت کوشش کرتا رہا ہے، اور مسئلہ الحمد للہ صحیح انداز سے چل رہا ہے، اور اچھی توقع کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کے معاملات کے لیے بورڈ نے الگ سے کمیٹی تشکیل دیدی تھی، وہ برابر دلچسپی لیتی ہے اور اس کی ذمہ داری انجام دے رہی ہے۔

حضرات! یہ بات دوبارہ عرض کرنا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں چونکہ دینی

www.abulhasanalinadwi.org

لحاظ سے مختلف مسلک اور سیاسی لحاظ سے مختلف نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں، اور بورڈ نے چونکہ ملت اسلامیہ کے مشترکہ معاملہ یعنی شریعت اسلامی کے تحفظ کو اپنا موضوع بنایا ہے، اور مسلمانوں کے سارے مسالک جو توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان رکھنے میں مشترک ہیں، اس مقصد میں شریک ہیں، لہٰذا بورڈ ان سب کا نمائندہ ہے، اور اس کو یہ سب اپنا نمائندہ سمجھتے بھی ہیں، اور یہی بات تمام مسلکوں کو بورڈ سے جوڑے ہوئے ہے۔ بورڈ دوسرے مسائل کو جن میں آپسی اختلافات ہیں اپنے دائرہ کار میں نہیں سمجھتا، ان کے لیے مسلمانوں کی الگ الگ جماعتیں ہیں جو اپنے جماعتی مسائل اور اپنے اپنے مخصوص سیاسی نقطۂ نظر کے تحت کام کرتی ہیں، بورڈ ان میں خود دخل دینے کو صحیح نہیں سمجھتا، اور ان مختلف جماعتوں کے لوگوں سے بھی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ وہ اپنے مخصوص مسائل میں بورڈ کی طرف سے مشارکت کے طالب نہ ہوں۔

بورڈ کا اختیار کردہ یہ طریقہ ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ سب کو ایک پلیٹ فارم پر متحد رکھا جا سکتا ہے، اور چونکہ شریعت کے تحفظ کا مسئلہ ہی پوری امت کا مشترکہ اور بنیادی مسئلہ ہے، اور اس کی قوت وحفاظت کی ذمہ داری پوری امت کی ذمہ داری ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کے اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے جو ملت اسلامیہ کے دین وشریعت اور اتحاد واشتراک کا نہ صرف یہ کہ ذریعہ بنا، بلکہ تحفظ کے ذرائع اختیار کرنے اور ان کے حسب اقتضا تدابیر اختیار کرنے کا ذریعہ بھی بنا ہے، بورڈ کی اس اجتماعی وحدت کو کسی جزوی فائدہ یا گروہی یا شخصی مصلحت سے نقصان پہونچانے کی کوئی کوشش ہوتی ہے تو وہ ملت کے لیے ایک سانحہ بن سکتی ہے، کیونکہ وحدت آسانی سے قائم نہیں ہوا کرتی، اور قائم ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھنا چاہئے، اور اس فضل کی قدر کرنی چاہئے، اور کسی شخصی یا گروہی مصلحت سے اس فضل کو ختم نہیں کرنا چاہئے۔

اس امت کی تاریخ میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ ملت کی وحدت میں رخنہ پڑنے سے ملت کو بڑا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ ہمارا یہ ملک سیکولر ملک ہے، اس میں دستوری

www.abulhasanalinadwi.org

لحاظ سے سب مذہبوں کو اانی مصلحت کے مطابق کام کرنے کی اجازت ہے، حکومت کی طرف سے مذہبی معاملات میں جانب داری برتنے کی دستور اجازت نہیں دیتا، لہٰذا ہر مذہب کے افراد کو اپنے مذہب کے تحفظ کی فکر خود ہی کرنی ہے، اگر ہماری ملت کی یہ وحدت ٹوٹتی ہے تو مذہب کا مشترکہ تحفظ بھی قابل عمل نہیں رہ جاتا۔ گذشتہ دنوں میں بورڈ کے دائرہ سے باہر کے بعض حضرات نے بورڈ سے اپنی بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے بورڈ سے الگ تنظیمیں بنانے کا اقدام کیا، اوران کے اس اقدام کو خود ان کے مسلک میں سب کی تائید وقبولیت حاصل نہیں ہوئی، اوراس کو ایک انفرادی یا محدود گروہی اقدام قرار دیا گیا۔ لیکن چونکہ اس طرح کے اقدام بورڈ کے ارکان اور ہمدردوں کے دائرہ سے باہر کے بعض افراد کا ہے اس لیے خوشی کی بات ہے کہ اس کا اثر بورڈ پر کوئی زیادہ نہیں پڑتا، بورڈ اپنے ارکان کے ساتھ محفوظ ہے، اورسارے مسلمان مسلکوں کے نمائندے حسب سابق اس میں شریک اور معاون ہیں، اس لیے بورڈ اپنی ذمہ داریوں کو حسب سابق سکون سے انجام دے رہا ہے، اوراس کا باوقار مقام محفوظ ہے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اس سے امت کے باہر کے لوگوں کے سامنے بورڈ کی بے داغ حیثیت کو نقصان پہنچا، کاش کہ بورڈ سے عدم اتفاق کا اظہار کرنے والے اس بات کو سمجھتے کہ امت کو اس بورڈ سے جو وقار حاصل رہا ہے، اس سے بے اطمینانی کا اظہار کرکے انہوں نے درخت کی اس شاخ کو توڑنے کی کوشش کی ہے جس پر وہ خود بیٹھے ہیں، البتہ بورڈ الحمدللہ اپنے مقام پر ہے اوراپنے مطمح نظر کے مطابق کام کر رہا ہے۔

ایک بات بہت قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ بورڈ کے ارکان میں سے بعض کو بعض معاملات میں بورڈ کی کارکردگی سے شکایت ہوسکتی ہے، اس لیے کہ سب انسان ہیں اوراصحاب فکر ونظر ہیں، لیکن ان شکایات کو بورڈ کے اندر ہی حل کرنا چاہیے، اعلانیہ طریقہ سے بورڈ کے باہر آزاد میڈیا میں اپنی شکایت پیش کردینا ایسا عمل ہے کہ اس کے کرنے والے کو، اگر وہ بورڈ کی اہمیت اورافادیت کو سمجھتا ہے، تو اس کے اس عمل سے ملت

www.abulhasanalinadwi.org

کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے، اس کو سمجھنا اس کے لیے مشکل نہیں۔ ہم سارے ارکان سے اپیل کرتے ہیں کہ گھر کے اندرونی نظام میں کوئی شکایتی بات ہو تو اس کو باہر سڑک پر اعلان واظہار سے طے کرنا کوئی مفید بات نہیں ہو سکتی، ہمارے ارکان کو بورڈ کی اہمیت وافادیت کا الحمدللہ پورا احساس ہے، لیکن وقتاً فوقتاً بعض حضرات سے اس طرح کی بھول ہو جاتی ہے، بورڈ کے جو ذمہ دار ہیں، بورڈ کی طرف سے ترجمانی کرنا ان ہی کے دائرہ کار کی بات ہے، اس اصولی بات کا لحاظ رکھنا قرین مصلحت بھی ہے، اور افادیت کا حامل بھی، گذشتہ دنوں جو باتیں پیش آئیں ان میں مختلف جگہوں سے اس سلسلہ میں بے احتیاطیاں کی جانے کی طرف توجہ بھی دلائی گئی ہے۔ حضرات ارکان ومعاونین بورڈ سے اس بات کی درخواست ہے کہ میڈیا میں کچھ کہنے میں اس احتیاط کا خیال رکھیں۔

حضرات! بورڈ کے پیش نظر جو مقصد اور ذمہ داریاں ہیں، ان کے سلسلہ میں یہ چند معروضات واشارے پیش خدمت کیے گئے ہیں، میری درخواست یہ ہے کہ بورڈ کے کام کے تقاضوں اور دشواریوں دونوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ سب حضرات ذمہ داران بورڈ کے ساتھ بھرپور تعاون دیں، اور بورڈ چونکہ ایک رضا کارانہ اور عوامی ہمدردی پر قائم ادارہ ہے، اس لیے وہ سب کے تعاون کا مستحق ہے، اور سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ ادارہ قائم رہے، اور کسی کو بھی گروہی یا انفرادی مصلحت سے اس کو نقصان نہ پہنچانے دیا جائے، ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا یہ اجلاس انشاء اللہ اپنے سابقہ تجربات اور ہمدردوں کے نیک مشوروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔ اور "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" (کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور ادھر ادھر متفرق نہ ہو) پر عمل کرتے ہوئے اس ملک کی ملت اسلامیہ اپنے عزم وحوصلہ کا اعلیٰ ثبوت دے گی۔

حضرات! ہمارا یہ اجلاس وقت کے لحاظ سے کچھ تاخیر سے منعقد ہو رہا ہے، وقت کے لحاظ سے کیرالہ میں دسمبر میں اجلاس منعقد کرنے کی رائے ہوئی تھی، لیکن کیرالہ

www.abulhasanalinadwi.org

میں اجلاس کے لیے بورڈ کے تعارف اور اس کی اہمیت کے سلسلہ میں کام پورا نہیں ہوسکا تھا، اس لیے اجلاس کو مؤخر کیا گیا۔ اسی درمیان میں بھوپال کے ہمدردوں اور معاونین کی طرف سے بھوپال میں اجلاس کی دعوت ملی تو اس کو قبول کرلیا گیا کہ کیرالہ میں اجلاس منعقد کرنے کے لیے وقت درکار ہے، اس طرح بعد میں کیرالہ میں اجلاس وقت پر منعقد کیا جاسکے گا۔

ہم بھوپال کے دوستوں کے جن کی نمائندگی مجلس استقبالیہ کے ذریعہ سامنے ہے، اوران کی کوششوں سے یہ اجلاس منعقد ہورہا ہے، ہم ان کے بہت بہت شکر گزار ہیں، ان میں خاص طور پر حضرت مولانا شاہ محمد سعید میاں صاحب مجددی امیر دارالعلوم تاج المساجد بھوپال، اوران کے معاونین خاص جن میں دارالعلوم تاج المساجد کے منتظمین، اہل شوریٰ اور بھوپال کے مختلف حلقوں کی نمائندہ شخصیتیں اوراہل فکر ودانش جن میں ترجمہ والی مسجد کے سربراہ اوران کے معاونین بھی شامل ہیں، ہم بہت بہت ان کے شکر گزار ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس اجلاس سے مفید اور ضرورت کے مطابق تجاویز اور فیصلے سامنے آئیں گے، اوران سے ملت اسلامیہ ہندیہ کو فائدہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعاء ہے کہ ان کوششوں کو جوملت کے مفاد کے لیے ہیں قبول فرمائے، اوراپنی رضا کے حصول کی سعادت عطا فرمائے۔ میں اسی کے ساتھ ساتھ بورڈ کے تنظیمی ذمہ داروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی فکرمندی اورکوشش سے اجلاس کے انعقاد کی راہ بنی اور یہ اجلاس منعقد ہوا۔ ومن اللہ التوفیق وبنعمتہ تتم الصالحات.

☆☆☆

www.abulhasanalinadwi.org

خطبۂ صدارت

برائے ۱۹؍رواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ حج ہاؤس، مدراس (چنئی) تمل ناڈو

بتاریخ ۱۰، ۱۱، ۱۲؍جنوری ۲۰۰۷ء، بروز بدھ تا جمعرات

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين و
خاتم النبيين سيدنا محمد، وعلىٰ آله و صحبه أجمعين، وبعد :

حضرات! بورڈ کا یہ سہ سالہ عمومی اجلاس مختلف اسباب کی بنا پر تاخیر سے منعقد ہو رہا ہے، اس کے انعقاد کی تاریخیں آج سے کئی ماہ قبل کے لئے طے کی گئیں تھیں لیکن بعض عوارض کی بنا پر اس کو مؤخر کیا گیا اور اس کے انعقاد کے لئے موجودہ تاریخیں طے کی گئی، جن میں الحمدللہ اس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی میزبانی جنوبی ہندوستان کے شہر چنئی (مدراس) کے مسلمانوں نے لی اور اس طرح وہ شریعت اسلامی کے تحفظ وتقویت کے لئے کام کرنے والے اس اہم ادارہ کی تقویت کا ایک اہم ذریعہ بن رہے ہیں۔ ان کی اس سلسلہ میں مجلس استقبالیہ اس خطہ کے اہم افراد پر مشتمل ہے، جن میں اس کے صدر محترم جناب ملک ہاشم صاحب، نائب صدر جناب ٹی. رفیق صاحب اور سکریٹری جناب مولانا قاری محمد قاسم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور صوبۂ کرناٹک کے امیر شریعت و دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کے مہتمم جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب باقوی کی توجہ وفکر مندی بھی ان حضرات کو حاصل ہے اور مجلس استقبالیہ کے دیگر ارکان ومعاونین کا تعاون بھی تقویت کا باعث ہے۔ ہم ان سب حضرات کے شکرگزار ہیں اور اللہ کی طرف سے بہتر جزا کی امید کرتے ہیں۔

حضرات! چنئی شہر جو عرصہ دراز سے مدراس کے نام سے معروف رہا ہے، جنوبی ہندوستان میں اس علاقہ کے مسلمانوں کی ملّی ضرورتوں میں تقویت وتعاون کے لئے فکر و توجہ کا مرکز رہا ہے اور اب بھی یہاں کے سربرآوردہ مسلمان اپنے ملّی فریضہ کی ادائیگی کی فکر رکھتے ہیں اور ملت کی تقویت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ہمارے بورڈ کا اجلاس پہلے بھی یہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ہو چکا ہے اور اب پھر ہو رہا ہے۔ ہم سب کو اس کی پوری قدر ہے۔

یہ اجلاس بورڈ کا ۱۹واں اجلاس ہے، اور سہ سالہ مدت کا ہے۔ اس میں اگلی سہ سالہ مدت کے لئے معاملات طے کیے جائیں گے اور انتخابی عمل بھی انجام پائیگا۔

حضرات! ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک ایسا ادارہ ہے جو اس ملک میں شریعت اسلامی کی حفاظت اور مسلمانوں میں اس کے نفاذ کے کام کی انجام دہی کے لئے ملت کی مشترکہ وحدت سے وجود میں آیا۔ اس کو مسلمانوں کے سب مسلکوں اور شریعت اسلامی کے ماننے والوں کی نمائندگی حاصل ہوئی۔ اس طرح امت اسلامیہ کا شریعت اسلامی کی حفاظت وتقویت کا یہ مشترکہ ومتحدہ پلیٹ فارم بنا۔ اس ادارہ کا لائحۂ عمل شریعت اسلامی کی حفاظت اور اس پر عمل کرنے کے حق کو برقرار رکھنا اور اس کے سلسلہ میں جدوجہد کرنے کے لئے متحدہ طریقہ سے کام کرنا ہے۔

اس کا دائرہ کار شریعت اسلامی کے اصولی اور متفقہ معاملات پر مشتمل ہے۔ اصولی اور متفقہ معاملات سے ہٹ کر جن معاملات کا دائرۂ کار مسلکی یا فروعی یا علاقائی ہے، یا ان میں امت کے ایک مسلک یا گروہ کو دوسرے مسلک یا گروہ سے صورت مسئلہ میں اختلاف ہے، تو بورڈ ان کو اپنے دائرۂ کار میں نہیں لیتا، وہ ان کو انہیں مسلکوں اور گروہوں اور جماعتوں کے دائرہ کے ساتھ مخصوص سمجھتا ہے اور چونکہ ایسے دائرہ ہائے کار کے لئے مخصوص جماعتیں اور ادارے پہلے ہی سے اپنے اپنے طرز پر کام کر رہے ہیں، لہٰذا بورڈ کو ان میں دخل دینے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ ان کے لئے بورڈ انہیں اداروں اور جماعتوں کے کام کو کافی سمجھتا ہے۔ سیاسی معاملات بھی چونکہ اختلافی اور جماعتی گروہ بندیوں کے ہیں۔ لہٰذا بورڈ ان میں بھی دخل نہیں دیتا اور غیر جانب دار رہتا ہے، اور انہیں جماعتوں کی کارکردگی کو کافی سمجھتا ہے۔

اس بنیاد پر ملت کے ان ذیلی یا مسلکی سطح کے امور سے تعلق رکھنے والی جماعتوں اور اداروں میں سے اکثر کے نمائندے بورڈ میں شامل ہیں، اور وہ بورڈ کی حد تک بورڈ ہی کے اختیار کردہ دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے تعاون کرتے ہیں، اور بورڈ کے دائرہ سے

www.abulhasanalinadwi.org

باہر کے معاملات میں وہ اپنے اپنے ذاتی دائرہ کار میں یا اپنے اداروں کے تحت کام انجام دیتے ہیں اور اس فرق کو بیان دینے میں بھی ملحوظ رکھتے ہیں، البتہ اس سلسلہ میں کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ان میں سے کسی کا کسی مسئلہ میں کوئی اظہار خیال جو ان کا اپنا ذاتی یا مسلکی ہوتا ہے، بورڈ میں ان کی رکنیت کی بنا پر پریس والوں کی طرف سے کبھی کبھی بورڈ کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے، لیکن پھر بعد میں توجہ دلانے پر اس کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ یہ بیان ان کی ذاتی رائے یا ان کی جماعت یا مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ بورڈ چونکہ متفقہ معاملات کا ہی دائرہ کار رکھتا ہے، لہٰذا اس کو اسی کا پابند رہنا چاہئے، تاکہ اس کی طرف منسوب کسی اظہار رائے سے اختلافی صورت نہ پیدا ہو، اور اس طرح شریعت اسلامی کے جو متفقہ احکام ہیں، اور امت مسلمہ کے جو مشترکہ مسائل ہیں، ان ہی کو حل کرنے کی طرف بورڈ کی توجہ مرکوز رہے۔ الحمدللہ بورڈ اس سلسلہ میں ضروری توجہ دیتا ہے۔

حضرات! بورڈ کا یہ متحدہ پلیٹ فارم ملت اسلامیہ ہند کے لئے تقویت کا ذریعہ ہے۔ کسی بھی ملت کی طرف سے متحدہ طور پر جو آواز اٹھائی جاتی ہے یا عمل کیا جاتا ہے، اس کی طاقت ہی دوسری ہوتی ہے۔ ہم کو اپنی یہ خصوصیت حتی الوسع قائم رکھنا چاہیئے۔ اس ملک میں اپنا وزن قائم رکھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے، اور خاص طور پر اپنی شریعت کی تحفظ اپنے ملی تشخص کے بقا کے لئے اور بھی ضروری ہے۔

حضرات! شریعت کی اہمیت کا خود سمجھتے اور مانتے ہوئے ضرورت اس بات کی بھی ہے، ہم غیروں کو بھی اس کی اہمیت بتائیں کہ اسلامی شریعت آسمانی احکام پر مشتمل ہے۔ اس لئے لازمی ہے۔ اس میں عقائد اور عبادات کے ساتھ عائلی معاملات جو پرسنل لا کے نام سے موسوم ہیں، ان کے علاوہ مالی ذمہ داریوں کے سلسلہ کی بھی ہدایات دی گئیں ہیں، ان سب کو ماننا مسلمان رہنے کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا ان میں سے جو امور مسلمان کے لئے ضروری قرار دئے گئے ہیں، ان کے سلسلہ میں مسلمان کسی تبدیلی یا رکاوٹ کا قبول نہیں کرسکتے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا۔ "فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا

شَجر بَيْنَهُم، ثُمَّ لاَ يجدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْما" (سورة النساء:٦٥) (ترجمہ) سوقسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانے اس جھگڑے میں جوان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔ اور فرمایا گیا ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾ (سورة المائده ٤٤) (ترجمہ) اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ہیں کافر) چنانچہ مسلمان اسی لیے ان میں کسی تبدیلی یا رکاوٹ کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے بنیادی مذہبی امور ہیں اور ہندوستانی دستور میں ہر مذہب والے کو اپنے مذہبی امور پر عمل کرنے کی اجازت بھی ہے۔ ہمارا بورڈ اصلاً ان امور ہی کے تحفظ و تقویت کے لئے قائم ہوا اور ان کے لئے جو کرنا ضروری اس کو انجام دیتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر امت اسلامیہ کی ملّی ضرورت کے بھی بعض اہم معاملات کی فکر کرتا ہے۔

حضرات! آزادیٔ ملک کے بعد شریعت اسلامی کے عائلی احکام کے سلسلہ میں تبدیلی و تغیر کی بات جب اٹھائی گئی تھی تو بورڈ نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کو اپنی کوشش میں کامیابی بھی ملی۔ اسی دائرہ میں اب بھی جب کوئی مسئلہ اٹھتا ہے یا غلط رجحانات سامنے آتے ہیں تو ان کو درست کرنے اور روکنے کے سلسلہ میں بورڈ ضروری فکر و توجہ کرتا ہے۔ ان میں بعض معاملات کے سلسلہ میں عدالتی سطح پر فکر کرنا ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے کام کو پھیلانے اور اس کو مفید بنانے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرتا ہے اور مسلمانوں کے آپسی برتاؤ کے شرعی معاملات میں جو اختلافات مقدمہ بازی کی نوبت کو پہونچ رہے ہوں تو ان کے حل کے لیے دارالقضاء کا قیام، پھر مسلمانوں کی زندگی کے برتاؤ میں شریعت اسلامی کی پابندی کرنے کے سلسلہ میں خرابی آرہی ہو تو اس کو افہام و تفہیم کے ذریعہ روکنے کی کوشش اور تحفظ شریعت اور اصلاح احوال کے سلسلہ کے دیگر ضروری کام بورڈ کے عملی دائرہ میں آتے ہیں۔

بابری مسجد کا معاملہ بھی چل رہا ہے، جو کو اس کی کمیٹی دیکھتی ہے۔ گذشتہ سال قضاء و افتاء کے کام کو چیلنج کرنے کا مسئلہ عدالتی سطح پر اٹھا، جس کے سلسلہ میں بورڈ نے ضروری قدم اٹھایا ہے۔ اسی طرح ملک کی بعض عدالتوں میں کبھی کبھی بعض فیصلہ شریعت اسلامی کے احکام کے خلاف ہو جاتے ہیں اور بورڈ کی توجہ کے طالب ہوتے ہیں۔ اس طرح کے معاملات کے سلسلہ میں شریعت کے ماہرین کے ساتھ ساتھ عدالتی سطح پر وکیلوں اور قانون دانوں سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ ان کاموں میں اخراجات بھی خاصے ہوتے ہیں۔ عدالتی دائرہ کے کاموں کے علاوہ دوسرے کاموں پر بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ بسا اوقات مصارف کے لئے مالیاتی دشواری سے کام کی رفتار پر بھی اثر پڑتا ہے، جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک اسلامی معاشرہ کا تعلق ہے تو یہ بات طے شدہ ہے اس کام کو پورے ملک میں پھیلانے کی ضرورت ہے لیکن چونکہ ملک بڑا ہے اور مسلمانوں کی آبادی ملک کے مختلف حصّوں میں پھیلی ہوئی ہے، اس وجہ سے کام کو وسیع طریقہ سے انجام دینے کے لئے بڑے عملہ اور وسیع نظام کار کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کوشش برابر کی جارہی ہے، بورڈ نے اس کے لئے مولانا ولی رحمانی سکریٹری بورڈ کی سرکردگی میں کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے، اس کمیٹی کے تحت مختلف علاقوں کے لحاظ سے ذیلی کمیٹیاں مقرر ہیں اور اس اعلیٰ مقصد کے لیے حسب وسعت و استطاعت کام انجام دیا جارہا ہے۔ دورہ کیے جاتے ہیں اور اجماعات کیے جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل اصلاح معاشرہ کمیٹی کے ذمہ دار مولانا سید ولی رحمانی کی رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگی۔ تحریک اصلاح معاشرہ جس کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی معاشرت اور طرز زندگی میں اسلامی شریعت کے نفاذ کی تلقین کی جاتی ہے، اس کی جو اہمیت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

دارالقضاء کے قیام کے سلسلہ میں بھی حسب وسعت و استطاعت کام انجام دیا جارہا ہے۔ متعدد نئی جگہوں پر دارالقضاء قائم کیے گئے ہیں، اور اس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کسی نئے دارالقضاء کو قائم کرنے کے لئے عمارت کی اور علمی و عملی اسٹاف کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے بندوبست کے بعد دارالقضاء کا قیام ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں جو کام ہوا ہے،اس کی تفصیل اس کمیٹی کے کنو ینر مولانا عتیق احمد صاحب کی رپورٹ سے آپ کے علم میں آئے گی۔

حضرات! بورڈ کی تشکیل ۱۹۷۲ء میں ہوئی تھی اور اس وقت متبنّیٰ کا مسئلہ ملک میں اٹھا تھا،اور اس کو شریعت اسلامی کے برخلاف طے کیے جانے کا رجحان سامنے آیا تھا۔اسی کے ساتھ پورے ملک کے لئے ایک ہی پرسنل لا کو لازم کردینے کی بات کی جانے لگی تھی۔ اس طرح مسلمانوں کا پرسنل لا جو ان کے ایمان وعقیدہ کا جز ہے،خطرہ میں آرہا تھا،چنانچہ اس کو اس خطرہ سے بچانے کی ضرورت بروقت محسوس کرلی گئی تھی،جس کیلئے بورڈ کی تشکیل کی گئی تھی،الحمدللہ بورڈ کے ذمہ داروں کی کوشش سے اس پر روک لگ گئی تھی۔لیکن اب پھر ایک عدالت میں متبنّیٰ کی بات اٹھائی گئی ہے۔بورڈ اس کا بھی نوٹس لے رہا ہے اور اس کی جو ذمہ داری ہے،اس کو انجام دینے پر توجہ صرف کر رہا ہے۔

حضرات! ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسلامی شریعت کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً تبصرہ آتے ہیں،اور مغربی متمدن دنیا کے ملحدانہ نظریات سے متاثر تجدد پسند طبقہ کی طرف سے جس کو مغربی اہل فکر کی رہنمائی بھی ملتی رہتی ہے،وقتاً فوقتاً شریعت اسلامی میں نقص نکالنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔مغرب کے مادی نظریہ سے مرعوب ہو کر رائے قائم کرنے والے یہ حضرات شریعت اسلامی کے انسانیت نواز نظام زندگی کا کھلے ذہن سے گہرا مطالعہ کرنے کی زحمت نہیں کرتے اور صرف عاجلانہ یا مخالفانہ ذہنیت سے اعتراض کرنے لگتے ہیں اور بعض بعض مسلمانوں کی ذاتی سطح پر غلطی یا زیادتی کرنے کو بنیاد بنا کر اسلامی شریعت کو الزام دیدیتے ہیں، حالانکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ شریعت اسلامی کے انطباق میں کوئی مسلمان بے جا طریقہ اختیار کرتا ہے تو وہ اس کا ذاتی عمل ہوتا ہے،اس کا الزام اسلام کو دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

اسلام انسانیت کی فلاح و بہبود کا مذہب ہے۔وہ انسان کو بلند مقام دیتا ہے اور اس کے لئے بلند اخلاق کو پسند کرتا، بلکہ ضروری سمجھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو

www.abulhasanalinadwi.org

دوسری مخلوقات سے برتر قرار دیا گیا ہے اور اسی نقطہ نظر کے مطابق انسانی برادری کے لئے شریعت اسلامی نے باعزت اصول مقرر کیے ہیں۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں جو مسلمانوں کے لئے آپ کی تا قیامت جاری رہنے والی ہدایت تھیں۔ ایک انسان کو دوسرے انسان کے مساوی قرار دیا ہے۔ اور ایک انسان کی دوسرے انسان پر برتری صرف نیکی کی بنیاد پر بتائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کلکم من آدم، و آدم من تراب، لافضل لعربی علی عجمی، ولا لعجمی علی عربی، ولا لأبیض علی أسود، ولا لأسود علی أبیض الا بالتقوی۔ (تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں، نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل ہے، اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری والی زندگی کے۔) اور انسانی کے انفرادی و سماجی طور طریق کو پاکبازی کا حامل اور شریفانہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اسلامی شریعت اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اسلام نے انسانی معاشرہ کیلئے کچھ قدروں واصولوں کا لحاظ کرنے کی جو تعلیم دی ہے، شریعت اسلامی کی اس تعلیم کا صحیح مطالعہ نہ کر سکنے کی وجہ سے کچھ لوگ ان میں عیب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور مغربی معاشرہ کی آزادہ روی کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ وہاں کے حالات کو دیکھیں تو یہ واضح ہو جائیگا کہ مغربی ذہنیت رکھنے والا معاشرہ بہت بگاڑ تک پہونچ گیا ہے اور اسلامی معاشرہ انسانی زندگی کی استواری اور بہتری کا حامل ہے۔

اسلام نے انسان کی بلند مقامی اس کے بلند کردار وصفات میں رکھی ہے اور اس کے افراد کی مساویانہ حیثیت کو ایک دوسرے کے ساتھ مساویانہ برتاؤ میں رکھا ہے۔ اسی بنیاد پر ان دونوں صفات کو شریعت اسلامی کی ہدایات میں پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ انسان کو شریعت اسلامی نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے اور ہدایت دی ہیں کہ اس کردار اور طریقہ زندگی اس کی اسی صفت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اسی لئے شریعت اسلامی کی طرف سے انسان کو اس کے مقام کے مطابق رکھنے کے لئے اس پر کچھ پابندی رکھی گئی ہے۔ جو اس کے اخلاق ومقام کی بلندی کی حفاظت کے لحاظ سے شریعت نے ضروری قرار

دی ہے۔ اس میں مرد کو اس کی خصوصیات کے لحاظ سے اور عورت کو اس کی خصوصیات کے لحاظ سے رکھا گیا ہے۔ عورت میں جو کشش ہے اس کو غلط اثر ڈالنے اور اس کے اظہار کو نا مناسب حدود میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مغربی ذہن کے اور تجدد پسند خیالات کے لوگوں کی نظر میں عورت کی زنانہ کشش کو بے محابا اور آزاد چھوڑ دینا مناسب قرار دیا گیا، حتی کہ عورت کا اپنے سر کو ڈھانپنا بھی ان کو برداشت نہیں ہوتا۔ وہ اس کی زنانہ کشش کو رفاہ عام کی چیز بنانا چاہتے ہیں اور وہ جب کسی مرد کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جائے تو اس کے بعد بھی اس کے لئے اس وابستگی کے اصولوں اور قدروں کی پابندی کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس پابندی میں عیب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اسی طرز کی بنا پر ان کا مغربی ذہنیت رکھنے والا معاشرہ بہت بگاڑ تک پہونچ گیا۔

مغربی دنیا کے معاشرہ کی ابتری کے سلسلہ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کا ایک نوٹ جو بورڈ کے ایک اجتماع میں ان کے صدارتی خطبہ میں آیا ہے، یہاں پر پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’سب جانتے ہیں کہ یورپ میں کیا ہوتا ہے؟ خود وہاں کی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کا معاشرہ انتشار و زوال کے آخری مرحلے پر پہونچ گیا ہے۔ عائلی زندگی کی ابتری اور معاشرتی ربط و تعلق کی کمزوری بے وقعتی اور مذہب و اخلاق سے اس کی آزادی اور آخری درجہ کی جنسی بے راہ روی نے پورے پورے ملک نہیں بلکہ مغربی تہذیب کو اس انجام کے قریب لا کر کھڑا کر دیا ہے، جو قدیم یونانی، رومی، ساسانی تہذیبوں کو پیش آیا۔ اور تاریخ میں صرف ان کا نام رہ گیا۔ اس انجام سے اس کو اس کی مادی اور صنعتی، علمی و تحقیقی ترقیاں جو نقطہ عروج پر پہونچ گئیں ہیں ادر جن کی اسلحہ اور سیاسی طاقت اور دنیا کے اقوام و ملل پر حکیمانہ و سرپرستانہ اور ناصحانہ و محتسبانہ اثر نفوذ بھی روک نہیں سکتا کہ جس گھر کا شیرازہ اندر سے درہم برہم ہو چکا ہو اس کو نہ کوئی جنگی طاقت بچا سکتی ہے اور نہ باہر کی مدد۔ بقول اقبال:

خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے گرتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ

www.abulhasanalinadwi.org

وہاں ساری عمر ناجائز طریقہ پر جنسی تعلق قائم رکھنا جائز ہے، کوئی اس کو نہیں ٹوکتا، لیکن طلاق دینا معیوب ہے اور اس میں ہزاروں دقتیں ہیں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ مغرب میں عائلی زندگی اور معاشرت کا جو بحران (Crisis) پایا جاتا ہے اور اس کا اعصاب واخلاق پر جو اثر ہے، اس کے لئے مغرب کے ایک دانشور کا صرف ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

''شہری خانہ بدوشوں کی ایک نسل ہے، جو خاندان کے مرکز سے بہت دور جا چکی ہے اور جو اپنے کام میں روحانی سکون کی متلاشی ہے، جس کے ذریعہ اسے حرارت وتقویت حاصل ہوتی ہے لیکن کام کا نگراں اگر احمق ثابت ہوا یا مشاہرہ ناکافی ہوا یا ملازمت غیر محفوظ اور غیر منفعت بخش ہوئی تو اسے قلبی طور پر اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی فریب میں مبتلا تھا۔ اس کے دل کو ایک گہری چوٹ لگتی ہے۔ یا شائد اس چوٹ سے اسے انکشاف ہوتا ہے کہ اس کے اندر تو پہلے ہی سے خلا موجود تھا۔ اور پھر اس انکشاف کے بعد وہ پستول کا سہارا لیتا ہے یا پھانسی کے پھندے کا، یا پھر نشہ آور گولیوں کا، اور صرف یہ نوٹ چھوڑ جاتا ہے کہ ''خاک شدم''۔(۱)

یہ لوگ انسان کو اس کی معاشرتی زندگی میں کسی ایسی ہدایت کو جوان کی آزادی پر کسی طرح کی پابندی لگائے قبول نہیں کرتے۔ اور اس سلسلہ میں حیا وشرافت اور پاکیزگی کی انسانی قدروں تک حائل ہونے دینا نہیں چاہتے۔ حالانکہ عورت کے معاملہ میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں اور ہمدردی اور حفاظت کے جو اصول طے کیے ہیں وہ اگر غیر جانبداری کے ساتھ دیکھا جائے تو دوسرے دستوروں میں دیئے گئے اصولوں سے بھی بہت بہتر ہے۔ ان اصولوں میں خاندانی زندگی کو خوش گوار اور پر اطمینان بنانے کے لئے عورت ومرد کے لئے علاحدہ علاحدہ ذمہ داریاں رکھ کر جن میں دونوں کی خصوصیات اور صلاحیتوں کا لحاظ کیا گیا ہے، دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت بنا دیا گیا ہے، اور اس طرح دونوں کے درمیان تعلق و محبت بڑھانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ نیز اس میں عورت کی عصمت اور عزت کی حفاظت اور حیا سوز طریقوں سے بچانے کے اسباب مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ تعجب ہوتا ہے کہ حفاظتی

(Lance Morrow : The Burnout of Almost Everything in the time (۱)
Magazine, Washington, Dated September 27, 1981)

www.abulhasanalinadwi.org

طریقوں کو تجدد پسند لوگ انسان کے حق کی آزادی کے منافی سمجھتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم کے امتیاز کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کے صحیفۂ آسمانی میں طبقۂ اناث کو ازدواجی زندگی کے تعلق سے مردوں کے لئے ذریعہ سکون اور باعث مودت و رحمت قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ومن آیاته أن خلق لکم من أنفسکم أزواجاً لتسکنوا الیها، وجعل بینکم مودة و رحمة، ان فی ذلك لآیات لقوم یتفکرون﴾ (سورة الروم : ۲۱) ترجمہ: اور اس کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو، اور تم میں مودت و مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں، ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں)۔ اور اسلام کی تعلیمات میں مرد و عورت کے درمیان ازدواجی تعلق ہونے پر مرد کو عورت کے لئے ہمدردی و محبت کا بڑا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

﴿عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : خیر کم خیر کم لأ هله ، وأنا خیر کم لأهلی﴾(ابن ماجه، باب حسن معاشرة النساء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم میں سب سے بہتر ہوں۔

سیرت اور اسوۂ نبوی میں اس کی مثال بھی ملتی ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اہل خانہ کے ساتھ رسول ﷺ سے بڑھ کر شفیق و رحیم نہیں دیکھا (مسند امام احمد و صحیح مسلم)۔

عمرو بن الاحوص جشمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول ﷺ سے حج الوداع کے موقع پر سنا کہ آپ نے خطبہ میں حمد و ثنا اور تذکیر اور نصیحت کے بعد فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ اچھا معاملہ رکھو۔ اس لئے کہ وہ تمہاری زندگی میں تمہاری معاون اور رفیق حیات ہیں، ان کا حق ہے کہ تم ان کو اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ (ترمذی شریف، حدیث حسن صحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اہل ایمان میں سب سے

www.abulhasanalinadwi.org

زیادہ کامل الایمان وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

ایک دوسرے روایت میں آتا ہے رسول ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ایک گزارہ کی چیز ہے اور اس کی سب سے بڑی دولت نیک بیوی ہے۔ (صحیح مسلم)

اسلامی شریعت کی خوبی کا اعتراف غیر مسلم حضرات نے بھی کیا ہے۔ مسز اینی بیسنٹ، (Mrs. Annie Bisant) ہندوستانی میں ایک تربیتی اصلاحی تحریک کی قائد اور جنوبی ہند کے ایک ثقافتی ادارہ (تھیاسوفیکل سوسائٹی) کی صدر رہی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کی تحریک آزادی میں بھی حصّہ لیا تھا۔ وہ اپنی کتاب ''ہندوستان کے عظیم مذاہب'' میں اسلامی معاشرہ کی خوبی بتاتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

''قرآن مجید کی آیت ہے: ﴿ومن یعمل من الصالحات من ذکر و أنثی، وھو مؤمن فأولئك یدخلون الجنة، ولا یظلمون نقیراً﴾ (سورہ نساء: ۱۲۴) اور جو کوئی نیکیوں پر عمل کریگا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان ہو تو ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات عام اخلاقی ہدایت میں محدود نہیں، بلکہ عورتوں کی وراثت کے لئے پورا قانون قرآن میں موجود ہے، اور وہ قانون اپنے عدل وانصاف اور آزادی کی وسعت اور کارفرمائی میں اس مسیحی اور انگریزی قانون سے کہیں زیادہ فائق ہے، جس پر اب سے ۲۰ سال پہلے تک برطانیہ میں عمل ہوتا رہا ہے۔ اسلام میں عورت کے لئے جو قانون بنایا ہے وہ ایک مثالی قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور امکانی حق تک ان کی مدد کا ذمہ لیا ہے اور ان کے کسی ایسے حصّہ پر جو وہ اپنے اعزہ، بھائیوں اور شوہروں سے پائیں، دست درازی کا سد باب کر دیا ہے۔ (۱)

ایک دوسری جگہ لکھتی ہیں:

(۱) ہندوستان کے عظیم مذاہب۔ مسز اینی بسنٹ (Mrs. Annie Besant)

www.abulhasanalinadwi.org

"یک زوجگی اور تعدد ازدواج کے الفاظ نے لوگوں کو مسحور کر دیا ہے اور وہ مغرب میں عورت کی اس ذلت پر نظر ڈالنا نہیں چاہتے جسے اس کے اولین محافظ سڑکوں پر صرف ایک لئے پھینک دیتے ہیں کہ اس سے ان کا دل بھر جاتا ہے اور پھر ان کی کوئی مدد نہیں کرتا"۔(۲)

اسلام انسانی زندگی کو ایک غیرت منداور پاکیزہ فطرت کا حسین مرقع بنانا چاہتا ہے، اس سلسلہ میں اس کی طرف سے جو ہدایات ہے، اسلامی معاشرہ کے افراد پر ان کی پابندی کرنا ضروری ہے اور اس ملک میں اس کی پوری گنجائش بھی ہے۔

بہر حال ہم کو اپنی اسلامی شریعت کے تحفظ کے لئے کوشش کا پورا حق ہے اور ہندوستانی دستور ملک کے ہر فرقہ وطبقہ کو اپنے فرقہ وطبقہ کے ضوابط پر عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔لہٰذا جب بھی ہماری شریعت میں کسی ترمیم یا تغیر کی آواز اٹھائی جاتی ہے تو ہم اس کا دستوری اور جمہوری طریقوں سے تدارک کرتے ہیں، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہی مقصد اور کام ہے۔جس کی طرف اس کو توجہ دینا ہوتی ہے۔

اسی کے ساتھ تمام مسلمانوں کو بھی جو شریعت اسلامی کو اپنے پروردگار کے احکامات مانتے ہوئے اس پر ایمان رکھتے ہیں ہم اس بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا کردار بھی عملی طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے اور اس سے ایک طرف تو یہ ثابت ہوگا کہ ہم اپنی شریعت کے احکام کو لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں اور دوسری طرف ان احکام سے ہمارے معاشرہ میں جو درستگی اور خوبی پیدا ہوگی وہ ہماری امت کے افراد کا اچھا عملی نمونہ ہوگا، جو ہمارے دین کی خوبی کو واضح کریگا۔

اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی شریعت کی خوبی سے جو لوگ ناواقف ہیں ان کو اسلامی شریعت کی خوبی سے آگاہ کرنے کا بھی ہمارے یہاں کوئی نظم ہونا چاہئے، ایسا کرنے سے ہماری دشواریوں میں کمی آئیگی اور ہم کو اچھے تائید کرنے والے حاصل ہوں گے۔

حضرات! ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ بڑی ضرورت کے موقع پر تشکیل پایا

Annie Besant : The Life of Muhammad, Madrass, 1932, P.3(۲)

www.abulhasanalinadwi.org

تھا، اور اس کے تشکیل دینے اور اس کو مضبوط بنانے والے ہمارے ملت کی عظیم شخصیتوں کے مالک تھے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور قاضی شریعت مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ نے اپنی اپنی عالیمانہ اور مدبرانہ رہنمائیوں سے بورڈ کو ایسی حیثیت عطا کر دی کہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا مشترکہ نمائندہ ادارہ بن گیا ہے۔ اس کے کارگزاروں اور اس کے متسبین کے درمیان تعاون اور اخوت کا ایک مضبوط رشتہ قائم ہوا۔ جس سے اس بورڈ کو بڑی طاقت حاصل ہے۔ بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا سید نظام الدین صاحب امیر شریعت بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ سے بھی بورڈ کو بڑی تقویت حاصل ہے۔ نیز نائب صدر اور سکریٹری صاحبان سے بھی تعاون ملتا ہے۔

اسی طرح بورڈ میں جو ارکان ہیں وہ ملت اسلامیہ کے مختلف مسلکوں اور گروہوں کے منتخب حضرات ہیں۔ وہ ملت کے مشترکہ مسائل میں شریعت اسلامی کی حکیمانہ ہدایات کے مطابق عزم و حوصلہ مندی کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور فیصلوں کو بروئے کار لاتے ہیں اور ان میں ملت کے خیر خواہ حضرات کا اعتماد حاصل رہتا ہے۔ البتہ بورڈ کے ارکان کا دائرہ ایک متعین حد رکھتا ہے۔ ملت کے سب دانشوروں کو اس میں نہیں لیا جا سکتا، ان میں انتخاب کر کے ہی بطور نمائندہ لوگ لیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تعداد بورڈ کے قیام کے وقت ہی مختلف طبقات اور مسلکوں سے لی گئی تھی۔ پھر بعد میں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود بھی ملت کے تمام بہی خواہوں اور دانشوروں کو نہیں لیا جا سکتا تھا۔ البتہ جگہیں خالی ہونے پر مناسب حضرات سے خانہ پُری کی جاتی ہے اور ان کے انتخاب میں ملت کے مختلف مسالک اور طبقات کی نمائندگی کا حتی الوسع لحاظ رکھا جاتا ہے اور ہر تیسرے سال بصورت انتخاب تجدید یا تغیر کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔

حضرات! ابھی چند دنوں پہلے بورڈ سے باہر کے کچھ افراد نے بعض محدود نوعیت کے ادارے بورڈ کا لفظ نام میں شامل کرتے ہوئے قائم کیے، ان کا مقصد جو بھی ہو، ہمارا

www.abulhasanalinadwi.org

بورڈ الحمدللہ اپنے منتخب کردہ ارکان اور مختلف جماعتوں اور مسلکوں کے نمائندگان کے ساتھ اپنی مشترکہ و متحدہ حیثیت سے قائم ہے۔ اس کاملت میں جو مقام بنا تھا وہ الحمدللہ حسب سابق قائم ہے اور اس کو سب کا تعاون حاصل ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ شریعت اسلامی کی خدمت کے لئے ہمارا یہ اتحاد اپنے فرائض پورے اخلاص کے ساتھ انجام دیتا رہے اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو امت مسلمہ کی بنیادی خصوصیت یعنی شریعت اسلامی کی پیروی کے سلسلہ میں ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

www.abulhasanalinadwi.org

خطبۂ صدارت

برائے ۲۰؍واں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ کلکتہ (مغربی بنگال)

بتاریخ ۲۹؍فروری، یکم و۲؍مارچ ۲۰۰۸ء، جمعہ تا یکشنبہ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین
و خاتم النبیین سیدنا محمد،و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین،اما بعد!

حضرات! ہمارا یہ اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا بیسواں سالانہ اجلاس ہے، جو ہندوستان کے اس اہم ترین شہر کلکتہ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ کلکتہ کو کئی حیثیتوں سے دوسرے شہروں سے امتیاز حاصل ہے، ایک تو اسے ماضی میں برصغیر کا سب سے بڑا شہر شمار کیا گیا، اور دوسرے یہ کہ یہاں متعدد مذاہب کے ماننے والے اقلیت و اکثریت کے فرق کے باوجود اپنی اپنی خصوصیات رکھتے ہوئے رہ رہے ہیں، ان میں مسلمانوں کو بھی نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے، اور اس وقت بھی مسلمان اہم اور نمایاں اقلیت کے طور پر یہاں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، اور ان کو متعدد پہلوؤں سے تشخص بھی حاصل ہے۔

اس شہر سے ماضی کی بعض تلخ یادیں بھی وابستہ ہیں، کہ دو ڈھائی سو سال پہلے یہیں سے سامراجی طاقت نے ملک میں اپنی ریشہ دوانیوں کا آغاز کیا تھا، اور دو سو سال تک ملک کو پریشانی میں مبتلا رکھا، لیکن ہمارے ملک کی یہ اچھی خصوصیت رہی کہ یہاں مذہبی اور نسلی اختلافات سے بالاتر ہو کر غیر ملکی طاقتوں کا مقابلہ کیا گیا، اور اس نے ملکی اتحاد کا نمونہ پیش کیا، جس کے صلہ میں بالآخر ملک آزاد ہوا۔ ہمارے اس وطنی اتحاد نے مذہب اور نسل کے فرق سے جو کشمکش پیدا ہو سکتی ہے، اس سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے ملک کو متحدہ کوششوں سے ترقی دینے میں مدد دی۔

آزادی ملنے پر اس ملک کا جو دستور بنایا گیا، اس میں ہم آہنگی کو اس کا مزاج بنایا گیا۔ آج اسی کا نتیجہ ہے کہ یہاں کی اقلیتیں بھی اکثریت کے ساتھ تعاون اور بات چیت کے ذریعہ اپنے تعاون و اتحاد کو قائم رکھے ہوئے ہیں، اور اکثریت و اقلیت کے مابین لحاظ

www.abulhasanalinadwi.org

وخیال کی بات جب تک رہے گی، اور اکثریت اقلیتوں کو اپنے ہی طرح کا شہری سمجھتی رہے گی اور ان کا مذہبی تشخص محفوظ رہے گا، اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنائیت کا جو وطنی تقاضہ ہے اس کو سب مل کر پورا کریں گے تب تک ملک ترقی کرتا رہے گا اور مضبوط ہوگا۔

ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ ادارہ مسلم اقلیت کے اسی حق کی حفاظت کے لئے آج سے ۲۵ سال قبل وجود میں آیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ اسلامی شریعت میں جوان کو جان سے زیادہ عزیز ہے، کسی ردوبدل کے ارادہ کو محسوس کیا گیا، اس خطرہ سے بچانے کے لئے مسلمانوں کو اس کی ضرورت کی طرف متوجہ کیا گیا، اور اس کے لئے متحدہ کوشش کرنے کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارہ نے مسلمانوں کی مختلف جماعتوں اور گروہوں کے درمیان وحدت پیدا کرکے ایک متحدہ پلیٹ فارم بنایا، جس سے مسلمانوں کا مذہبی تشخص جو شریعت اسلامیہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کی حفاظت کے لئے کوشاں ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس نے کئی خطرات کو دور کرنے میں کامیابی حاصل کی، اور بعض مسائل کے لئے کوشش جاری ہے، جن میں منصفانہ فیصلہ کی امید ہے۔

حضرات! مسلمانوں کی ملت ان کی شریعت کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے، اور وہ اپنی شریعت سے جب تک جڑی رہے گی تب تک وہ مسلم ملت کہلائے گی۔ اس کا شریعت سے جڑا رہنا کئی پہلوؤں کا حامل ہے، ایک تو یہ کہ دستور ہند میں ہر مذہب والوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی جو آزادی ہے، اس میں خلل نہ آنے دیا جائے، اور مسلمانوں کے لئے کوئی ایسی صورت حال نہ پیدا کی جائے جس سے ان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور اگر ایسا کوئی خطرہ ہو تو اس بچانے کے لئے ہمارے ذمہ داران آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اپنے جمہوری اور دستوری وسائل کے ساتھ کوشش کریں، اور الحمد للہ بڑی حد تک ایسا کام ہورہا ہے، اور ہر کام عوامی بنیادوں پر مسلمانوں کے تمام گروہوں اور مسلکوں کے تعاون کے ساتھ ہی انجام دیا جاتا ہے، اس کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کام کی کئی جہتوں میں اپنا فرض انجام دیتا ہے، جس کی تفصیل آپ کو ان رپورٹوں سے ملتی رہتی ہے جو بورڈ

www.abulhasanalinadwi.org

کے اجلاسوں میں اس کے مختلف شعبوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

حضرات! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا قیام ملت کے ممتاز سربراہوں اور دین وشریعت کے پاسبانوں کے ذریعہ انجام پایا تھا، ۳۶ سال قبل بمبئی میں اس کا تاریخ ساز اجلاس منعقد ہوا تھا، اس کے نتیجہ میں عملی اقدام کے لئے اس کے اگلے سال اس متحدہ بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی تھی، جس کے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند (متوفی ۱۹۸۳ء) صدر اور حضرت مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانیؒ امیر شریعت بہار واڑیسہ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر اس کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے تھے، بورڈ کے قیام اور اس کو متحدہ پلیٹ فارم بنا کر کام کو آگے بڑھانے میں ان دونوں شخصیتوں نے اہم خدمات انجام دی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۹۹ء) کا انتخاب بحیثیت صدر کے عمل میں آیا، جن کی صدارت میں ان کے اور جنرل سکریٹری مولانا منت اللہ صاحب کی رفاقت اور دیگر رفقاء کی معاونت میں بورڈ کو مزید تقویت ملی، اور کئی اہم ترین معاملات انجام پائے۔ اور حضرت مولانا منت اللہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب موجودہ امیر شریعت بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ اس کے جنرل سکریٹری ہوئے، جن کی تاحال خدمات بورڈ کو حاصل ہیں، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی وفات کے بعد مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار واڑیسہ وبانی اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کو یہ ذمہ داری سپرد ہوئی۔ ان سب حضرات کی سرپرستی میں اور مسلمانوں کے دیگر اداروں اور مسلکوں کے ممتاز رہنماؤں کے تعاون سے جن کی نمائندگی اس بورڈ میں رکھی گئی ہے، مسلمانوں کے ملی اور دینی تشخص کے دفاع اور اس کی حفاظت کے لئے فکرمندی اور کارگزاری کا اظہار رہا، اور الحمدللہ ان سب کی کوششوں کی برکت سے یہ ادارہ برابر اپنے فرائض انجام دے رہا ہے، اور سبھی جانتے ہیں کہ اس نے کیسے کیسے چیلنجوں کا مقابلہ کیا، اور کامیابیاں حاصل کیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

اصلاح معاشرہ ودار القضاء

بورڈ کا آغاز شریعت اسلامی اور مسلمانوں کے دینی تشخص کو حکومت یا کسی عدالتی اقدام کے ذریعہ نقصان پہونچنے سے بچانے کے کام سے ہوا تھا، اس بات کی فکرمندی کا یہ بھی تقاضہ سامنے آیا کہ مسلمانوں کو اپنے دین وشریعت کا تحفظ خود بھی اپنی زندگی میں پوری طرح کرنا چاہیئے، تا کہ غیروں کو یہ احساس نہ ہو کہ تحفظ طلب کرنے والے خود اپنے عمل میں اس تحفظ سے کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس کام کے لئے دو طرح کے شعبے قائم کئے، ایک شعبہ اصلاح معاشرہ کا کہ مسلمانوں کو اپنی ذاتی وملی زندگی میں شریعت کے تحفظ کی تاکید کی جائے، اور دوسرے دار القضاء کے طرز پر ان کے ایسے جھگڑوں کو ختم کیا جائے جن کو لے کر دنیاوی عدالتوں میں شریعت کے مطابق فیصلہ حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں کو اپنی شریعت اور دین کو مضبوطی سے پکڑ کر متحدہ امت بنانے کی جو دعوت دی گئی ہے، وہ دوسری ملتوں کو دیکھا جائے تو ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے یہاں اس کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا صاف حکم ہے "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا". (سورہ آل عمران:۱۰۳) کہ اللہ کی رسی کو سب مل کر اچھی طرح تھام لو، اور الگ الگ نہ ہو۔ اللہ کی رسی وہ ہے جو اس نے اپنی کتاب قرآن مجید اور اپنے آخری رسول سید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ دی ہے، یہی شریعت ہے، یعنی زندگی کو خدا کے احکام کے ذریعہ گذارنے کا طریقہ، نیز آپس کی اخوت ہے کہ جس کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک جسم واحد کی مثال سے واضح کیا ہے، فرمایا: (مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد الواحد، اذا شتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی) (کہ مسلمانوں کی مثال آپس کی محبت، رحمدلی اور لطف ومہربانی میں جسد واحد کی طرح ہے کہ اگر جسم کا کوئی ایک عضو

www.abulhasanalinadwi.org

تکلیف میں ہوتا ہے تو بدن کے سارے اعضاء بیخوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں)۔

تیسرے سارے انسانوں کی صلاح وفلاح کے لئے کوشش کرنا اوران کو صحیح انسانیت کے راستہ پر لانا، جس کو قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: (کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُومِنُونَ بِاللّٰہِ) (سورہ آل عمران: ۱۱۰)(ترجمہ) تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

امت مسلمہ کی ذمہ داری

حضرات ! امت مسلمہ کو اپنی اسلامی شریعت کو جو الٰہی قانون ہے، اور دنیا وآخرت میں کامیابی کا اس کو ضامن بتایا گیا ہے، مضبوطی سے تھامنا ہے، اس کے لئے بورڈ اپنی جو ذمہ داری سمجھتا ہو، اس کے لئے الحمدللہ کوشاں ہے۔

حضرات ! فکر کی یہ بات ہے کہ ہمارا معاشرہ اس ملک میں اور دنیا کے اور حصوں میں بھی اپنی ممتاز خصوصات ہے سے ہٹتا جا رہا ہے، جس کو تھامنے کی بڑی ضرورت ہے، نام ونمود کے شوق اور بے جا رسوم کو اختیار کر کے شریعت کے صحیح طریقے سے ہم دور ہوتے جا رہے ہیں، آمدنی میں جائز وناجائز کی فکر نہیں رکھی جاتی، اور اخراجات میں بے ضرورت مدوں کو بہت اہمیت دے دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے بے جا اسراف ہوتا ہے، جس میں صرف نام ونمود پیش نظر ہوتا ہے اور جب کہیں بے جا اسراف ہوگا تو اس سے اہل حقوق کے حقوق کی ادائیگی میں کمی ہوگی، اور اس سے معاشرہ معاشی پریشانیوں میں اور ذہنی تناؤ میں مبتلا ہوگا، اور ظلم کی شکلیں پیدا ہوں گی، جیسا کہ جہیز کے سلسلہ میں ظلم کی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں، اور اس کے نتیجہ میں شوہر وبیوی کے درمیان تلخیاں وزیادتیاں سامنے آتی ہیں، ہمیں اس کی اصلاح کی بڑی فکر کرنی چاہئے، اس بے جا رویہ کے نتیجہ میں بات بڑھ کر یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ والدین اپنی اولاد میں لڑکیوں کا ہونا پریشانی کا باعث سمجھنے لگے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، اور ان کی شادی کے سلسلہ جو مشکلات پیش آتی ہیں ان سے بچنے کے لئے بعض ظالمانہ اور ناجائز کام بھی وہ کرنے لگے ہیں، لڑکے والے بعض وقت ہمدردی اور رواداری سے ہٹ کر محض اپنی معمولی منفعت کی خاطر شادی کے موقع پر دوسرے پر سخت دباؤ ڈال دیتے ہیں، اور اپنی ازدواجی زندگی کے دوران بعض وقت ظلم وزیادتی کی حد تک پہونچ جاتے ہیں، یہ باتیں شریعت اسلامی کے نہ ماننے والے اور خدا نہ ڈرنے والوں میں بھی بری سمجھی جاتی ہیں، چہ جائے کہ شریعت پر ایمان رکھنے والے اور خدا کے احکام کو ماننے والوں میں یہ باتیں پائی جائیں تو بہت افسوس کی بات ہے، اور قرآن مجید میں زوجین کے درمیان آپسی محبت اور رواداری کا جو حکم دیا گیا ہے اس کے بالکل خلاف ہے۔

شریعت کے حکموں کے سلسلہ میں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ قرآن مجید میں بہت واضح طریقہ سے حکم دیا گیا ہے کہ تم اپنے آپس کے معاملات (جھگڑوں) میں شریعت کا حکم معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے رسول کے طریقہ کے مطابق ہی عمل کرو، اس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا، قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" (سورہ النساء:۶۵) (ترجمہ) پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان والے نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کروایں، پھر آپ کے اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں، اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔ قرآن مجید کا یہ حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ حاصل ہونے والے حکم ہی کو اختیار کرنا ضروری ہے، جو قرآن وحدیث کے ذریعہ سے ہم تک پہونچا ہے، ایسے حکموں کو معلوم کر کے ان پر عمل کرنے کے لیے بورڈ کی طرف سے یہ سہولت بہم پہونچائی جارہی ہے کہ جگہ جگہ دار القضاء کا اہتمام کیا جائے، تاکہ مسلمانوں کو شریعت کا حکم معلوم کر کے اپنے جھگڑوں کو سلجھانے میں مدد

www.abulhasanalinadwi.org

ملے، اس طرح سے وہ صحیح ایمان والے بن سکیں گے، اور ان کی ملت ملت اسلامیہ بنے گی۔

تفہیم شریعت

حضرات! اسلامی شریعت کے جو مسائل حکومت سے یا عدالت سے رجوع کرنے کے لائق ہوتے ہیں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے کام کا وہ اصل حصہ ہیں، اور الحمدللہ بورڈ ان کے سلسلہ میں ضرورت کے مطابق برابر کوشاں رہتا ہے۔ ماضی میں اس کو ان کے لئے خاصی فکر کرنی پڑی، اور اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ اب بھی وقتاً فوقتاً عدالتوں میں بعض ایسی باتیں سامنے آجاتی ہیں جن کی طرف توجہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے، اور ایسے امور میں بعض وقت بعض قانونی دفعات میں نظر ثانی کرانے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے، بہر حال کوئی بات ایسی سامنے آتی ہے جس سے شریعت کے کسی مسئلہ تحفظ کو خطرہ محسوس کیا جاتا ہو تو بورڈ اس کو اپنی فکر مندی اور کوشش کے دائرہ میں لاتا ہے، اور اس کے لئے جمہوری طریقہ اختیار کرتا ہے، عدالتوں کی طرف سے بعض فیصلے سامنے آتے ہیں جن سے منصف حضرات کی نظروں سے شریعت کا حکم مخفی رہ جانے کا اندازہ کیا جاتا ہے تو ایسے فیصلوں میں عدالتوں کو اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے، اس کے لئے باقاعدہ مقدمات کا طریقہ بھی اختیار کرنا پڑتا ہے، اگرچہ یہ کام بہت زیادہ مصارف کا طالب ہوتا ہے جس کے لئے اہل ملت کو تعاون کی طرف متوجہ کرنا پڑتا ہے اور یہ کام بھی الحمدللہ بورڈ حسب استطاعت و وسعت انجام دینے کی پوری فکر کرتا ہے۔

شریعت کے سلسلہ میں اہل قانون کو غلطی سے بچانے کے لئے بورڈ نے یہ بات بھی محسوس کی ہے کہ عدالتوں کے ججوں اور وکلاء سے بھی ممکنہ حد تک رابطے قائم کئے جائیں اور ان کو شریعت کے ان احکام سے کہ جن کے سلسلہ میں عدالتوں میں مقدمات آسکتے ہیں، ضرورت کے مطابق واقف کرایا جائے تا کہ کم از کم ناواقفیت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ غیر منصفانہ طریقہ سے دینے سے وہ بچ سکیں، اس کے لئے بورڈ نے ایک الگ شعبہ قائم کیا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، جو تفہیم شریعت کا شعبہ ہے، اس شعبہ نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

مسئلہ بابری مسجد

ان سارے شعبوں کے علاوہ بابری مسجد کے معاملات کا شعبہ الگ سے قائم ہے، اور وہ اپنی توجہ کے ساتھ عدالتی سطح پر معاملات کو انجام دے رہا ہے، اس کے کام کی رپورٹیں بورڈ کے ہر اجلاس میں پیش ہوتی رہتی ہیں، جن سے یہ بات سامنے آتی رہتی ہے کہ اس کے مقدمہ کی کیا رفتار ہے، اور کیا توقعات ہوسکتی ہیں؟

حضرات! بورڈ کے سارے شعبوں اور ان کے الگ الگ کاموں کے لئے اچھے واقف کاروں سے تعاون لیا جاتا ہے، اور ان سب کا تعاون الحمدللہ رضا کارانہ ہوتا ہے، اس کے لئے ان کی توجہات کے قدرداں اور شکر گذار ہیں۔

حضرات! ہندوستان ایک بڑا ملک ہے، اور مسلمان اس کی بڑی اقلیت ہیں، اور ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں، وہ ایک متعین ملت ہونے کی بناء پر ملت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری رکھتے ہیں، یہ ذمہ داری انفرادی سطح پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی انجام پاتی ہے، وہ الحمدللہ ذمہ داری کی انجام دہی میں خود کفیل ہیں، ان کو ملک کے اہر کے تعاون پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ان کے تعلیمی ادارے ہیں، ان کے ملی حقوق کے حصول کے لئے انجمنیں ہیں، اور ان کے مسائل کے حل کے لئے ادارے ہیں۔

حضرات! اس ملک میں مسلمانوں کی ملت کے یہ مسائل نوع بنوع ہیں، اور نئے مسائل بھی ابھرتے رہتے ہیں، خوشی کی بات ہے کہ ان سب کے حل کے لئے ملت میں مختلف جماعتیں اور ادارے اپنی اپنی جگہ توجہ دیتے اور کام کرتے ہیں۔ ہمارے پرسنل لا بورڈ نے شریعت کے تحفظ کی ضرورت سے اپنا کام شروع کیا تھا، اس کو کام میں مزید وسعت دینا پڑی، لیکن پھر بھی اس کی کوشش رہتی ہے کہ وہ عموماً تحفظ شریعت ہی کے دائرہ میں اپنے کام کو انجام دے، کیوں کہ شریعت کے تحفظ کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ اور

www.abulhasanalinadwi.org

بنیادی مسئلہ بھی ہے، اور اس کے لئے بہت توجہ درکار ہوتی ہے، اس کے لئے مستقل متحدہ پلیٹ فارم کی ضرورت تھی جس کو بورڈ پورا کر رہا ہے۔

اس مسئلہ کے ساتھ ساتھ فروعی سطح پر برابر مسائل ابھرتے رہتے ہیں، ان کو الحمدللہ مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اور ادارے انجام دیتے ہیں، اور ضرورت کے مطابق آواز اٹھاتے ہیں، ان کے کام کو بورڈ اپنا ہی کام سمجھتا ہے، اس لئے وہ ان ہی جماعتوں کا حق سمجھتا ہے، اور خود عمومی طور پر تحفظ شریعت کے کام ہی تک اپنے کو منحصر رکھنے کو کافی سمجھتا ہے، البتہ دیگر نئے ابھرنے والے مسائل کی کسی نہ کسی حد تک فکرمندی رکھتا ہے، ان کے لئے دیگر کام کرنے والی جماعتوں کو جہاں تعاون دینا ضروری ہے وہاں دینے کی کوشش کرتا ہے۔

دو خطرناک مرض

حضرات! ادھر کچھ دنوں سے لڑکیوں کی ولادت سے پریشانی محسوس کرنے کی بدعات کے واقعات رحم مادر میں بچیوں کو ختم کردینے کی صورت میں پیش آنے لگے ہیں، دختر کشی کے واقعات اسلام سے قبل دور جاہلیت میں پیش آتے تھے، جس پر شریعت کی طرف سے سخت مذمت آئی، اس وقت تک چونکہ طبی وسائل زیادہ گہرائی تک نہیں حاصل ہوئے تھے، اس لئے دختر کشی کرنے والے بچی کے پیدا ہونے کے بعد اس کی زندگی ختم کردیا کرتے تھے، اب رحم مادر ہی میں دختر ہونے کا علم حاصل کرلیا جاتا ہے، اور اسی وقت چھٹکارا حاصل کرلیا جاتا ہے، یہ لعنت دراصل اس غلط رجحان کا نتیجہ ہے جس میں والدین کو لڑکی پیدا ہونے کے بعد پریشان کیا جاتا ہے، اور ظلم کیا جاتا ہے، اسی سے بچنے کے لئے یہ ظالمانہ شکل اختیار کی جاتی ہے، یہ بڑی افسوس ناک اور انسانیت سوز حرکت ہے، جو انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ قرار دی جانے کے لائق ہے، ضرورت اس کو روکنے کے ساتھ اس احساس کو ختم کرنے کی بھی ہے کہ لڑکی پیدا ہونا ماں باپ کے لئے پریشانی کا مسئلہ سمجھا جانے لگا ہے، لڑکی کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے کو رواج دینے سے اس کا تدارک

www.abulhasanalinadwi.org

ہو سکے گا، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لڑکی کی پیدائش اور پرورش پر بہت اجر بتایا ہے، اور اس کے ساتھ بدسلوکی کو بہت برا عمل بتایا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرا غلط اور ناجائز رجحان، سود لینے دینے کا رواج پانے لگا ہے، حالانکہ یہ وہ مد ہے جو تمام آسمانی مذاہب میں ممنوع قرار دی گئی ہے، اس کو عیسائی مذہب میں بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے، یہودی مذہب میں بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے، اور اسلام میں تو سختی سے منع کیا گیا ہے، اور یہودی مذہب والوں کے سلسلہ میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں، لیکن مسلمانوں کو سمجھنا چاہئے کہ اس کے ممنوع ہونے کے بعد اس کو اہمیت نہ دینا بڑے افسوس کی بات ہے، اللہ سے ڈرنے کے لئے اللہ کا یہ حکم بہت ڈرانے والا ہے کہ تم اگر اس سے نہ رکو گے تو تم اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

سوچنے کی بات ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے معاشرہ میں پھیل رہی اس خرابی کے ازالہ کی طرف بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، یہ ناجائز ہونے کے ساتھ اس کا معاملہ کرنے والے کی زندگی میں اس کے بے برکتی اور پریشانی بھی آتی ہے، جس کا تجربہ لوگوں کو ہوتا رہتا ہے، مسلمانوں کو خود ان عیوب کو جاننے پر ہی ان سے بچنے کی فکر کرنا چاہے۔

ابھی چند دنوں سے غیروں کی طرف سے مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگانے کا سلسلہ سامنے آرہا ہے، اس کو محض بعض انفرادی واقعات کی بناء پر جو ہر مذہب، قوم اور ہر مذہب والوں کے یہاں بھی ملتے ہیں، ان کو مسلمان ملت کے اوپر ڈال دینا ایک بہت نامناسب بات ہے، دیگر قوموں اور ملکوں میں ایسے واقعات زیادہ پیش آرہے ہیں۔ مسلمانوں میں ایسا بہت کم ہوتا ہے، کیوں کہ ان کے مذہب کی طرف سے بے گناہوں کو تکلیف پہونچانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے، اور مسلمان اس کا لحاظ کرتے ہیں، لہذا ان پر الزام دینے کی مذمت ملت کی طرف سے کی جارہی ہے، اور یہ مذمت پوری قوت سے کرنی چاہئے، کیونکہ اسلامی تعلیمات خیر پھیلاتی ہے، ان پر بدامنی کا الزام بہت

www.abulhasanalinadwi.org

جھوٹا الزام ہے، ہمارے دانشوروں کی طرف سے اس کی طرف مناسب توجہ کی جانا چاہئے، اور وہ الحمدللہ کی جارہی ہے۔

اسی طرح ملت کے قابل توجہ مسائل کے سلسلہ میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ان کے شہری حقوق کی ادائیگی میں جو غیر معمولی کمی کا جائزہ سچر کمیٹی کی طرف سے سامنے آیا ہے، اس کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جانا چاہئے، اسی طرح گجرات میں جو ظلم ہوا اس کے سلسلہ میں صحیح اقدام کرنے کی طرف توجہ دلانا بھی بڑی ضرورت ہے، اسی طرح مسلمانوں کا تعلیمی مسئلہ بھی بہت قابل توجہ ہے، اور مسلمانوں کے تعلیمی اداروں میں حکومت کی مداخلت کا مسئلہ بھی سامنے آرہا ہے، یہ بھی قابل فکر ہے۔

فی الحال یہ مسائل قابل توجہ ہیں، بورڈ نے چونکہ عمومی سطح پر اپنے دائرہ کار کو تحفظ شریعت کے دائرہ سے زیادہ وسیع نہیں کیا، لہذا وہ فروعی مسائل کے لئے کام کرنے والی جماعتوں کی کوششوں کو ہی بڑی حد تک کافی سمجھتا ہے، اور ان کی قدر کرتا ہے۔

حضرات! ہم سب کے لئے یہ بات مسرت کی بھی ہے اور فخر کی بھی کہ ملت کے ملی و شرعی تحفظ کو مسلمانوں کے سارے مسالک اور طبقات اس کی اہمیت کے لحاظ سے توجہ دیتے ہیں کہ اس کے مطلوبہ کاموں کے لئے بنائے گئے اس مشترکہ محاذ میں اپنی نمائندگی کے ساتھ متحد ہیں، اور آپسی اعتماد کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، یہ بات اگر کسی حکومتی زور اور دباؤ کی بنیاد پر ہوتی تو تعجب کی بات نہ تھی، یہ مسلمانوں کے محض ملی شعور اور عوامی ذرائع کی بنیاد پر ہے، جو ایک اعلیٰ مثال ہے، اور یہ اتحاد و یکجہتی جب تک قائم رہے گی ملت مضبوط رہے گی، اور باعزت رہے گی۔ ہم اپنے رفقاء کو خاص طور پر اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتحاد اور ہم آہنگی کا جو شعور بخشا ہے اس کی قیمت کو سمجھتے رہیں اور اس کی حفاظت کریں، اس کی حفاظت ملت کی عزت اور اس کی مضبوطی کا بڑا ذریعہ ہے، اس سلسلہ میں ہم کو یہ ملحوظ رکھنا ہوگا کہ ہم میں سے کسی کی جذباتیت کے بڑھ جانے یا عاجلانہ اقدام اختیار کر لینے سے اس ملت کے مسائل کے حل میں دشواری نہ پیدا ہو، کیوں کہ بعض

www.abulhasanalinadwi.org

اہم مسائل صرف سنجیدہ اور ٹھوس کوششوں کے ہی محتاج ہوتے ہیں، لہٰذا اس کا خیال رکھنا مسئلہ کے حل میں زیادہ مفید ہے، ہمارے اس متحدہ پلیٹ فارم کی خصوصیت میں ان ملکوں کے مقابلہ میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، ہندوستان کے مسلمانوں کو بڑی انفرادیت حاصل ہے، جو ہمارے لئے خوشی اور مسرت کی بات ہے۔

آخر میں میں اپنے رفقاء کے لئے جو بورڈ کے اہم کاموں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں، اپنی پوری قدردانی کا اظہار کرتا ہوں، خاص طور پر ہمارے جنرل سکریٹری صاحب جو اپنی عمر اور صحت کی کمزوری کے باوجود پوری فکرمندی کا ثبوت دے رہے ہیں، اور ان کے معاونین ورفقاء بھی پوری دلچسپی سے بورڈ کے کام کو تقویت پہونچا رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزائے خیر دے۔اسی کے ساتھ کلکتہ کے یہ احباب جو بورڈ کے اس اجلاس کے انعقاد کی بھاری ذمہ داری انجام دے رہے ہیں، اور خوش اسلوبی کے ساتھ مہمانوں کے آرام کی فکر کر رہے ہیں، ہم سب کی طرف سے بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ کو بہت بہت جزائے خیر دے۔امت کا کام انجام دینا اور اس میں تعاون کرنا پروردگار عالم کی خوشنودی کا کام ہے، انشاءاللہ سب تعاون دینے والوں کو اجر عظیم حاصل ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے امریکہ وکینڈا کے سفر ایک خطاب میں فرمایا تھا، جس کا حوالہ دینا یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے:

''تاریخ اسلام کا سب سے بڑا المیہ نفسانیت کا وہ کھیل ہے جو ہمیشہ اپنا تماشہ دکھاتا رہا، ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی، تاریخ عالم اور تاریخ اسلام پر نظر رکھنے والے ایک طالب علم کی یہ بات سن لیجئے، اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں امانت

رکھ لیجئے، کہ ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی ہے، ہم نے اپنے اندرونی اختلافات سے شکست کھائی ہے، اپنی نفسانیت کی بدولت ہم نے سلطنتیں کھوئی ہیں، ہمارے ملکوں کے چراغ گل ہوگئے ہیں، اور اسلام بعض اوقات پورے پورے ملکوں سے خارج کردیا گیا ہے۔

اس کی میں صرف ایک مثال دوں گا، وہ مثال اسپین کی ہے، اسپین سے اسلام کو نکالنے والی سب سے بڑی طاقت نفسانیت اور باہمی خانہ جنگی تھی، مین اسے تسلیم نہیں کرتا کہ تنہا عیسائی طاقت نے اندلس سے اسلام اور مسلمانوں کو نکالا، اور ان کا چراغ گل کردیا، اس میں بہت کچھ دخل تھا شمالی عربوں، حجازیوں اور یمنی عربوں کی باہمی آویزش اور داخلی نزاعات کا، جو عرصہ سے چل رہے تھے، یمنی اور حجازی، ربیعہ اور مضر کی باہمی جنگ سے یہ نوبت آئی کہ اسلام اسپین سے آخری طور پر نکال دیا گیا، اور یہ ملک اقبال کے الفاظ میں اذانوں سے محروم ہوگیا ؎

دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں آسماں
آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں

یہی داستان اکثر اسلامی ملکوں کی ہے، برصغیر ہند میں مغلوں کا شیرازہ بکھیرنے والی، مسلمانوں کو اقتدار سے محروم کردینے والی اور ان کی طاقت کا چراغ گل کردینے والی چیز یہی نفسانیت تھی۔

نفسانیت کا مرض محض نصیحتوں سے، مقالات سے، سیمینار سے اور علمی بحث ومباحثہ سے دور نہیں ہوسکتا، کوئی بھی چیز ہمیشہ اپنے سے زائد طاقتور چیز سے مغلوب ہوا کرتی ہے، آگ کو اگر بجھانا ہے تو پانی ڈالیے، اگر کسی چیز کو گرم کرنا ہے تو آگ جلائیے، باتوں سے نفسانیت دور نہیں ہوگی، اور ہمارے درمیان اتحاد، باہمی ربط ومحبت نہیں ہوگا۔ جب اسلام کے فروغ پر ذاتی فروغ، قبائلی فروغ اور جماعتی فروغ کو ترجیح دی جائے گی تو وہی ہولناک نتائج نکلیں گے جس کا تجربہ ہندوستانی مسلمان کرچکے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

میں نے یورپ میں بار بار یہ بات کہی ہے کہ دوستو! تمہارے سامنے بہت بڑا امتحان ہے، قیامت کے دن تمہارا دامن ہوگا، اور رسول اللہ (ﷺ) کا ہاتھ ہوگا، رسول اللہ (ﷺ) یہ پوچھیں گے، اور خدا تم سے یہ محاسبہ کرے گا کہ ہم نے ایک بہت بڑا امیدان دیا تھا، جہاں تم احیاء اسلام اور دعوت اسلامی کا جھنڈا بلند کر سکتے تھے، اور دنیا کے فاتحوں کو اپنا مفتوح بنا سکتے تھے، لیکن تم آپس میں لڑ مرے، تم باہمی نزاعات، میز و کرسی کی جنگ اور اقتدار وعہدوں کی رسہ کشی میں مبتلا ہوئے تو بتایئے اس روز ہم کیا جواب دے سکیں گے؟

حضرات! محبت کا سرچشمہ ہمارے دل میں ہے، خارج میں نہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر کسی خارجی چیز سے باہمی الفت ومحبت نہیں پیدا کی جاسکتی، اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ نماز پڑھنا، آنسو بہانا، دعا کرنا، راتوں کو اٹھ کر اپنے رب کے حضور اپنے بھائیوں کے اعلیٰ مراتب کی دعا کرنا اور یہ کہنا" ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان، ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا، ربنا انك رؤوف رحيم"(سورہ حشر: ۱۰) (اے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، گناہ معاف فرما، اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے)۔

اسلام کے مفاد کو، اسلام کی مصلحت کو ہر مفاد اور ہر مصلحت پر ترجیح دیجئے"۔

(نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں، ص: ۱۱۲-۱۱۴)

☆☆☆

www.abulhasanalinadwi.org